شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش

اس مردار پہ للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب

مسمیٰ بہ

تنویر الابصار علیٰ رد توبۃ والافکار

المعروف

انصاری صاحب کے عرفان کی جھلکیاں

کتاب کے بارے میں ……!

نام کتاب	:	تنویر الابصار علیٰ رد توبۃ والافکار
المعروف بہ	:	انصاری صاحب کے عرفان کی جھلکیاں
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	12 / جمادی الاول 1425ھ / مطابق یکم جولائی 2004
کمپوزنگ / گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمدالله الواحد الاحد القهار القوی العزیز المستقیم الجبارالمتعال بصفات الکمال والجلال المنزه عن قول اهل الکفروالطغیان والضلال والذی لیس له ضد ولا ند ولا مثال، ثم الصلوة والسلام علیٰ افضل العٰلمین خاتم الانبیاء والمرسلین رحمة للعٰلمین، سیدنا وسندنا ومولیٰنا محمد واله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد قد قال الله تعالیٰ فی کلام القدیم والقرآن حکیم فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم إِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُواْ دِیْنَهُمْ وَکَانُواْ شِیَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَی اللّهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُم بِمَا کَانُواْ یَفْعَلُونَ

(الانعام 159)

''وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے۔اے محبوب تمھیں ان سے کوئی علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔'' (کنزالایمان شریف)

دلکش سیاہ ساز سے اے دل پناہ مانگ
یہ سانپ تجھ کو ڈس کے نہ جائے کہیں الٹ

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ 7/جون 2004ء کو ایک صاحب بعدازنمازعشاء تشریف لائے اور اثنائے گفتگو ارشاد فرمایا کہ انصاری صاحب کہتے ہیں کہ :

''انہوں (فقیر) نے ان کے سوالات کے جواب نہ دیئے۔''

فقیر کو سخت تعجب ہوا اور افسوس بھی کہ فقیر کے پاس تو کوئی سوال بھیجا ہی نہ گیا' فقیر جواب کس کا اور کس کو دیتا بعد ازاں معلوم ہوا کہ انصاری صاحب نے توبہ نامہ شائع کرایا ہے' بہرنوع تلاش بسیار کے بعد توبہ نامہ کی ایک فوٹو کاپی جس کی عبارت جگہ جگہ معدوم اور مفقود تھی' چنانچہ اس کے جواب کی جانب متوجہ ہوا' اور اللہ قدیر و نصیر کے بھروسہ اور حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی استعانت اور امداد سے جواب تحریر کرنا شروع کیا' اللہ عزوجل شرف قبولیت بخشے' آمین۔

انصاری صاحب اپنے منتہائے علم اور انتہائے غایت فہم کے منصب کے مطابق سوال کرتے ہیں :

''اول۔مفتی عبدالوہاب صاحب نے جو دستخط کی اس وقت وہ کس حالت میں تھے' کیونکہ انہوں نے ہی لکھا اور ہمیں بتایا' کہ نشہ کی حالت میں یا جنون کی کسی بھی حالت میں گستاخی پر تکفیر و قتل کا حکم ہوگا؟''

الجواب بعونہ التواب الوھاب

1...... ﴾فقیر عبدالوہاب نے جو دستخط کئے وہ صدر شریعہ بدر الطریقہ مولٰینا امجد علی صاحب کی عبارت عربی کے ساتھ اردو پر جو بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 4' 5 پر دکھلائی گئی۔

2...... ﴾دستاویز تحریری میں وہ عبارت یوں ہے :

''حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی و اردو کے ساتھ صفحہ 4,5 پر درج ہے۔''

3...... ﴾کیا انصاری صاحب اور ان کے رفقائے دین حضرت علام صدر شریعہ بدر الطریقہ مولٰینا محمد امجد علی صاحب کو معاذ اللہ مسلمان نہیں سمجھتے' کہ مسلمان کی حجت کلام میں اسلام کا نور چمکتا ہے' نہ کہ معاذ اللہ............!

4...... ﴾اگر حضرت صدر شریعہ کی مذکورہ عبارت تمہارے نزدیک ارتداد اور کفر سے مملو ہے تو صدر شریعہ پر حکم لگاتے۔

5...... ﴾فقیر عبدالوہاب نے صدر شریعہ مولٰینا امجد علی صاحب کی عبارت پر دستخط کئے' جو کہ برحق عالم دین اور حلقہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں معتدین ہیں' اگر یہ تمہارے لئے (معاذ اللہ) مسلمان نہیں' یا ان کو گستاخ جانتے ہو' تو یہ تمہارا اپنا دین ہے' دوسروں پر مسلط نہیں ہو سکتا۔

6...... ﴾صدر شریعہ مولٰینا امجد علی صاحب پر جن لوگوں نے افترا کیا اور ایک موضوع مجہول عبارت کو ان کی جانب منسوب کر کے دھوکہ دیا مسلمان کو اغوا کرنے اور گمراہ بنانے کی سعی تام کی وہ کذاب و مفتری ہیں۔

7...... ﴾ہر کذاب و مفتری ساقط العدالت اور مردود الشھادۃ ہے۔

8...... ﴾فقیر نے اس کے بعد ہی بہار شریعت منگوا کر حصہ دوم کی مذکورہ عبارت کو دیکھا تو اس میں عربی کے ساتھ اردو کی وہ عبارت قطعاً نہ تھی جس پر سخت افسوس ہوا۔

9...... ﴾مولوی تو رہنمائے دین ہے' ایسی مجرمانہ حرکت تو کوئی مسلمان بھی نہ کریگا۔

10...... ﴾چنانچہ فقیر نے پہلی فرصت میں اس موضوع اور جعلی عبارت سے برأت اور بیزاری کا اعلان 25 رجب 1423ھ 3/ اکتوبر 2002ء کو مکمل کر کے کتاب نبی الانبیاء کی صورت میں شائع کرا دیا جو حلقہ اہلسنت میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی' بحمدہ اب تک وہ لاجواب ہے۔

11...... ﴾برا ہو حسد و عناد کی آتش دل سوز کا جسکی تاریکی میں ان لوگوں کو وہ ابھی تک نظر نہ آئی۔

12...... ﴾تم نے اپنی تحریر میں فرمایا کہ انھوں نے ہی لکھا اور ہمیں بتلایا کہ نشہ کی حالت میں ہو یا جنون کی۔

13...... ﴾یہ تمہارا دروغ بے فروغ ہے یہ ہرگز ہماری عبارت نہیں بلکہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''اشباہ و النظائر قلمی باب الردۃ'' سے نقل فرمائی اور فقیر نے اس کو خیر خواہی مسلمانان کی خاطر نقل کر دی جسکا اردو ترجمہ یہ ہے :

''یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کا فر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی میں بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے۔''

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جلد سادس)

14......﴾تم نے اس پر جنون کا پیوند لگا کر اپنی دیانت کا جنازہ نکال دیا۔

15......﴾یا آپ نشہ اور جنون کی تعریف سے بیگانہ آپ کے نزدیک دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں۔

16......﴾اس عبارت صدر شریعہ پر آپ کے نزدیک حکم تکفیر اور قتل ہے تو اسکا الزام حضرت صدر شریعہ پر لازم آئیگا نہ کہ فقیر پر ۔

آنکھیں اگر ہیں بند تو دن بھی رات ہے

اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

دوم: انصاری صاحب دوسرے سوال میں دریافت کرتے ہیں :

''جس لفظ میں ایک یا ایک سے زیادہ پہلو برائی کے ہوں' تو اس کا اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شان میں استعمال کو گستاخی سے تعبیر کیا......الخ۔''

حصہ اول! یہ عبارت مجہول ہے سائل ایسے الفاظ کے استعمال کو گستاخی سے تعبیر کرنیکا سوال کرتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک ایسا لفظ جس کا ایک مفہوم یا ایک سے زیادہ مفہوم (پہلو) برائی (گستاخی) کا ہو اسکا حکم کیا ہے۔

مسٹر انصاری صاحب! ع :

نظر عیب پر کب پڑتی ہے رضا مندی میں

یہ سوال تم اپنے پیر طریقت رہبر شریعت محبّ مقرب تراب الحق سے پوچھ لو ہماری بات آپ کو کب گوارا ہوگی کیونکہ ع :

لیک بیزاری میں آتے ہیں نظر عیب تمام

لو یہ ہیں تمہارے پیر معظم مرشد مکرم جناب تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔''

(اسلامی عقائد 22)

اب اس پر اگر حکم صادر فرماتے ہو تو تراب الحق صاحب پر حکم جاری فرمائے یا کم از کم ان سے معاذ اللہ توبہ اور تجدید ایمان کرائے یہ آپکا کام ہے اگر تجدید بیعت چاہیں تو انصاری صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرائیں کیونکہ یہ راہ دکھانیوالے انصاری صاحب ہی تو ہیں۔ انصاری صاحب پھر فرماتے ہیں :

''اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی تو مفتی صاحب عبدالوہاب صاحب کیا حکم

لگائیں گے‘ کیونکہ فجر گناہ کو بھی کہتے ہیں۔‘‘

یہ کسی مسلمان کا قول ہرگز نہیں‘ یہ انصاری صاحب کی ذہنی اختراع اور علمی کاوش ہے‘ مفتی عبدالوہاب صاحب حکم لگانے والے کون ہوتے ہیں۔

ان الحکم الاللہ

’’حکم سارا اللہ کا ہے۔‘‘

یہ جرأت و بیباکی آپ کی ہے‘ کیونکہ آپ انصاری ہیں اور ہر شخص تو انصاری نہیں‘ اگر انصاری بھی ہو تو ہر انصاری میں بھی یہ جرأت و بیباکی نہیں نہ کوئی مسلمان اس کا وہم کرسکتا ہے‘ کہنا اور لکھنا تو بڑی بات ہے‘ ہم یہ عرض کریں گے کہ شریعت مطہرہ کیا حکم فرماتی ہے اور کیسے تازیانے لگاتی ہے۔

اولاً......﴿نماز جو عبادات میں سے سب سے اہم عبادت ہے اس کو معاذ اللہ گناہ سے منسوب کیا گیا اور نماز کی اہانت یقیناً کفر ہے جو اہل علم سے مخفی نہیں۔

ثانیاً......﴿فجر جو نماز کا افضل وقت ہے اس کو گناہ بتلایا گیا یہ بھی اوقات نماز فجر کی توہین اور گستاخی ہے‘ عندالفقہاء یہ بھی کفر ہے۔

ثالثاً......﴿حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز فجر کو انصاری صاحب گناہ بتاتے اس میں دوہری توہین ہے۔

ایک‘ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گناہ کا عیب‘

دوسرے‘ نماز کی توہین کہ نماز فجر کو گناہ سے نسبت دی۔ العیاذ باللہ

یہ تو انصاری صاحب کی ہی جرأت و طاقت ہے کوئی مسلمان ایسا وہم بھی نہیں کرسکتا۔

رابعاً۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

مِن قَبۡلِ صَلَاةِ الۡفَجۡرِ

’’یعنی نماز فجر سے پہلے۔‘‘

انصاری صاحب تم بہادر اور دلیر ہو کہ اللہ واحد قہار تو من قبل صلوٰۃ الفجر فرما رہا ہے اور تم فجر کو معاذ اللہ گناہ کہتے ہو اور اللہ عزوجل کی جناب میں ھزل اور گستاخی کرتے نہیں ڈرتے‘ اغلب! ایسا نڈر تو کوئی بھی مسلمان نہ ہوگا۔

خامساً......﴿دوسری جگہ اللہ رب العٰلمین ارشاد فرماتا ہے :

وَكُلُواْ وَاشۡرَبُواْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡأَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡأَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ثُمَّ أَتِمُّواْ الصِّيَامَ إِلَى الَّليۡلِ

’’اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے یعنی فجر تک کہ پو پھٹ جائے۔‘‘

یہاں اللہ حی قیوم نے ابتدائے صوم کو فجر سے فرمایا اور اختتام صوم کو لیل (رات) اور صوم یعنی روزہ عبادت ہے‘ تم نے اس کو گناہ بتایا‘ یہ اللہ واحد قہار کے مقابل اپنی قوت اور قابلیت کا مظاہر ہے کوئی ایسا وہم بھی نہیں کرسکتا ہے۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

سادساً۔ اللہ عزیز الحکیم ارشاد فرماتا ہے :

أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوكِ الشَّمسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيلِ وَقُرآنَ الفَجرِ إِنَّ قُرآنَ الفَجرِ كَانَ مَشهُوداً

''یعنی نماز قائم رکھو سورج ڈھلے سے رات کی اندھیری تک اور فجر کا قرآن' بیشک فجر کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

اللہ واحد قہار فجر کی توصیف اور تفصیل بیان فرمارہا ہے' مگر انصاری صاحب کی قوت کا مظاہر اور بہادری اور بیباکی کی دلیل اس فجر ہی کو گناہ کہتی ہے' اور اللہ واحد قہار سے مقابلہ کرتی ہے۔

سابعاً...... ﴾ اللہ علیم وحکیم ارشاد فرماتا ہے :

وَالفَجرِ

''اس فجر کی قسم۔''

اللہ قادر مختار فجر کی قسم یاد فرماتا ہے' اور انصاری اس کو گناہ بتاتے ہیں' گویا اللہ حی وقیوم سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں' اور ہر جگہ اس ارشاد عالیہ پر تنقید ہی نہیں بلکہ ھزل اور گستاخی کرتے نظر آتے ہیں۔

ثامناً...... ﴾ اللہ حی قیوم ارشاد فرماتا ہے :

تَنَزَّلُ المَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمرٍ ☆ سَلامٌ هِيَ حَتَّى مَطلَعِ الفَجرِ

''اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے طلوع فجر تک۔''

اللہ واحد وقہار طلوع فجر تک سلامتی فرمارہا ہے' انصاری مقابل میں کھڑے ہوئے کہتے ہیں فجر تو گناہ کو کہتے ہیں' یعنی اللہ ملک القدوس کی ہر جگہ کاٹ کرتے اور اس پر تنقیدی احکام جاری کرتے نظر آتے ہیں۔ مسلمانو! جو شخص ایسا بیباک اور بہادر رستم زبان ہو جو اللہ قادر وجبار کا مقابلہ کرتا نظر آئے اس کی طاقت اور فہم وفراست کا کون سا مسلمان مقابلہ کرسکتا ہے۔

مسلمانو! آپ نے کوئی ایسا جوانمرد' دلیر اور نڈر نہ دیکھا ہوگا جو اللہ قادر قیوم سے معاذ اللہ مقابلہ اور مجادلہ کرے اور اس کے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز فجر ادا کرا کر گناہ کا مرتکب بنائے' دیکھئے واحد شخصیت انصاری صاحب کی ہے' آپ کو کوئی ایسا دوسرا نہ ملے گا۔

عزیزان ملت! یہ قول بدتر از بول' جس معنی میں انصاری صاحب نے وضع فرمایا اور اپنی تحریر میں لکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی اور فجر گناہ کو بھی کہتے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ آج تک نہ کسی مسلمان کے ذہن میں یہ بات آئی اور نہ کسی فقہاء ومحدثین تو کجا کسی ادنیٰ مولوی نے بھی ایسی جرأت نہ دکھائی' نہ کسی کتاب میں لکھا اور نہ ہی اس قبیل کی کوئی عبارت کسی مسلمان کے ذہن میں ہی آئی یہ صرف اور صرف انصاری کا طرۂ امتیاز ہے اس معاملہ میں انصاری صاحب یکتا وواحد وبے مثل نظر آتے ہیں ان جیسا کوئی نہیں جو ایسی جرأت کمال دکھائے کہ جس میں ایک تو سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' دوسرے نماز' تیسرے فجر جسکی فضیلت محتاج بیان نہیں' انصاری صاحب نے ایک تیر سے سب کو ہدف بنایا اور مرتکب گناہ ٹھہرایا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

سوم۔اس امر کا اس مسئلہ سے کوئی علاقہ نہیں لفظ داماد وسسر کی تعریف وتشریح تمہارے محدث کبیر نے فرمادی ہے اگر سقم پائیں تو ان کو جا کر سمجھائیں۔

چہارم۔انصاری صاحب لکھتے ہیں کہ :

''(الفاظ ابتدائی معدوم)اور ہم مفتی عبدالوہاب کے استدلال کو مان لیں کہ داماد وسسر کا کہنا نبی کی شان کے لائق نہیں تو انھوں نے (درمیانی الفاظ معدوم)مفتی عبدالوہاب نے اپنی تصنیف حجت القاھرہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی بابت تحریر فرمایا کہ ان سے تسامح ہوا اور محدث دہلوی کو بچاتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کے نسیاں کو ڈھال بنایا سوال پیدا ہوا کہ محدث دہلوی سے کس لفظ کے استعمال میں تسامح ہوا ہاں اس لفظ میں جس کو گستاخی سے تعبیر کیا آپ کے اس استدلال سے شیخ محقق اور سیدنا آدم علیہ السلام پر گستاخی رسول معاذ اللہ کا فتویٰ نہیں لگا......الخ۔''

الجواب

الحجۃ القاھرہ کی عبارت میں خیانت کی' بحمدہ تعالیٰ الحجۃ القاھرہ میں ایسا مفہوم ہرگز نہیں جو پیش کیا گیا اور نہ کوئی ایسی عبارت ہے جس پر اعتراض لازم آئے یہ خیانت کا منہ بولتا ثبوت ہے' ایسوں کے بارے میں اللہ علیم خبیر ارشاد فرماتا ہے :

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

اپنے موسیرے بھائی اور ہم استاد اور پیر بھائی اسمعیل ترابی بن ریاض ترابی کو بچانیکی خاطر یہ خیانت اور بہتان کو سہارا بنایا ہماری کتاب الحجۃ القاھرہ میں بحمدہ یہ بحث ایک گستاخ کی بکواس پر صفحہ 25 تا 31 پر محیط ہے' جبکہ اس گستاخ کا دعویٰ یہ ہے کہ :

''شیخ محقق کو کہتے ہو نسیان ہو گیا وہ شیخ محقق جنکو روز خواب میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی' ان سے نسیان ہوسکتا ہے۔''

کہ گویا یہ گستاخ شیخ محقق علیہ الرحمہ کیلئے نسیان کو محال گمان کرتا ہے' گویا ان کو معاذ اللہ خدا مانتا ہے کہ وہی ہر عیب ونسیان سے پاک ومنزہ ہے اس کے جواب میں لکھا گیا :

''اولاً:اس کا ہماری کتاب میں ذکر ہی نہیں البتہ چند احتمالات کا ذکر ہے تو نسیان ایک احتمال ہے نہ کہ دعویٰ پھر اس کا یہ کہنا کہ شیخ محقق جن کو روز خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی اس امر کی کوئی دلیل پیش نہ کی' معلوم ہوا کہ یہ دعویٰ بے دلیل ہے اور بے دلیل دعویٰ باطل۔

مزید براں! اسکا یہ کہنا کہ ان سے نسیان ہوسکتا ہے گویا اس مدعی کے نزدیک شیخ محقق علیہ الرحمہ نسیان سے پاک ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے نسیان ہوسکتا ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْماً (طٰہٰ ۱۱۵)

اور یہ شیخ محقق علیہ الرحمہ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر معاذ اللہ فوقیت دینا اس کے دین ملت ہی میں ہوسکتا ہے' مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل ہی نسیان سے پاک ہے یہ گستاخ شیخ محقق علیہ الرحمہ کو معاذ اللہ خدا سمجھتا ہے لاَ حَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔''

شیخ محقق علیہ الرحمہ سے تسامح کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف ایک سازش عمل میں آئی جس کا ذکر اس طرح کیا گیا :

''اس گروہ کی الزام تراشیوں کا سرچشمہ حسن کابلی تھا یہ شخص حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا مرید تھا ایک مرحلہ پر وہ آپ کے کسی متوسل سے ناراض ہوگیا شکررنجی تو اس معتمد سے ہوئی لیکن خان صاحب موصوف نے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے غیظ وغضب کا نشانہ بنالیا مکتوبات کے بعض مستورے لے گیا اور ان میں من مانی تحریفیں کیں اور ان جعلی عبارتوں کے تحت ایک استفتاء مرتب کر کے اس وقت کے نامور علماء کی خدمت میں بھیج دیا بعض حضرات اس فتنہ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے اور انھوں نے حسن خاں افغانی کے پیش کردہ خاکے پر قطعاً اعتماد نہ کیا' جبکہ بعض حضرات مجدد الف ثانی قدس سرہ سے بدظن ہوگئے اندرون ملک عبد اللہ خویشگی قصوری نے اس فتنہ کو ہوا دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا تھا حسن خان مذکور کے فتنے کا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی عارضی طور پر شکار ہوگئے تھے اس کی پیش کردہ جعلی عبارتوں پر یقین کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن ہوئے اور ایک رسالے کی شکل میں فتویٰ صادر فرمادیا لیکن اس کے بعد رحمت الٰہی نے دستگیری فرمائی اور شیخ موصوف نے ایک مکتوب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صورت حال معلوم کرنیکی غرض سے ارسال کیا حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ سے کوتاہی واقع ہوئی ورنہ انھیں فتویٰ صادر فرمانے سے پہلے صورت حال معلوم کرنی چاہیے تھی۔'' (الحجۃ القاھرہ۔29 تا 30)

فقیر نے نہایت مختصر واقعہ نقل کیا جس کو تفصیل منظور ہو وہ ہماری کتاب الحجۃ القاھرہ میں ملاحظہ فرمائیں اور اگر مکمل تفصیل مطلوب ہو تو تجلیات امام ربانی میں ملاحظہ فرمائیں ثابت ہوا کہ انصاری صاحب کی عبارت مجموعہ بہتان لئیم ہے اس کا حقیقت سے کوئی سروکار نہیں :

جعل	مزہ	جھوٹ	غذا	ہو	گیا
ہائے	دیانت	تجھے	کیا	ہو	گیا

پنجم......﴾انصاری صاحب لکھتے ہیں :

''شرح علی قاری میں ہے

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

''اس کی تکفیر اور قتل کیلئے ان مذکورہ اشیاء میں ایک ہی کافی ہے۔'' انصاری صاحب نے شاطرانہ چال چلی عبارت یکفی امر واحد

منھا فی تکفیرہ و قتلہ تو لکھ دیا مگر اس کا ترجمہ جو فقیر نے لکھا ہے نہیں لکھا حضرت مولیٰنا عبدالمنان صاحب اعظمی نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم کی فہرست میں صفحہ 23 پر تحریر فرمایا :

''ابن حاتم کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

(فتاویٰ رضویہ ششم 23 مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور)

انصاری صاحب لکھتے ہیں :

''جب میں نے مفتی ضیاء المصطفیٰ کا فتویٰ پڑھا تو بات سمجھ میں آئی......الخ۔''

ہم پوچھتے ہیں کہ ضیاء المصطفیٰ نے داماد وسسر کی تعریف اور توضیح کرتے ہوئے صاف صاف لکھ دیا :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

معلوم ہوا کہ انصاری صاحب کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ جن الفاظ کا استعمال اہانت ودشنام کیلئے رائج ہو وہ الفاظ معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے العیا ذ باللہ تعالیٰ۔ تو انصاری صاحب یہ تم لوگوں کا اپنا دین ہے اس کو مسلمانوں پر کیوں مسلط کرتے ہو ہر مسلمان حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ گستاخی بلکہ اشارۃً کنایۃً بھی گستاخی کرنا موجب کفر اور باعث قتل ہے' تمہارے محدث نے تو رشید احمد گنگوہی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا' رہا انصاری صاحب کا یہ لکھنا :

''کہ شرح علی قاری کی مزید توضیح آئی لعل الجمع بین الوصفین مطابق فی السوال' (الخ)............ میں بین الوصفین کون سے دو (۲) اوصاف ہیں' میری ادنیٰ معلومات کے مطابق وصف دو (۲) طرح کے' اول وصف داخلی اور دوم وصف خارجی' اس سے ماقبل کی عبارت میں جو اوصاف بیان ہوئے وہ سب جمع کے متقاضی تھے' اول۔ یتیم' دوم۔ ختن حیدر سوم۔ زہد اختیاری' لیکن مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے وصفین فرمایا......الخ۔''

خائن اپنی خیانت طبعی سے مجبور' اصل عبارت سے روگردانی اور اپنی من مانی تحریف سے کام لیا' عبارت شرح علی قاری میں ہے:

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

نیز شفاء شریف میں ہے :

افتیٰ ابو الحسن القابسی فیھن قال فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمال یتیم ابی طالب با لقتل لظھود استھانۃ بذالک

شرح علی قاری میں ہے :

لعل الجمع بین الوصفین مطابق للواقع فی السوال والا فکل واحد منھا یکفی فی تکفیر صاحب المقال

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سا دس ، 127 مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور)

یعنی شرح علی قاری میں

''اس کی تکفیر اور قتل کیلئے ان مذکورہ اشیاء میں ایک ہی کافی ہے۔''

نیز شفا شریف میں ہے :

''امام ابوالحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم واونٹوں والا کہے کیونکہ یہ آپ کے حق میں توہین ہے۔''

شرح علی قاری میں ہے :

''دو چیزوں (اونٹوں والا اور ابو طالب کا یتیم) کو شاید سوال میں جمع کرنیکی وجہ سے اکٹھا کر دیا گیا ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک کا بھی قائل کافر ہے۔''

اور انصاری صاحب نے کیسی خیانت اور دلیری سے عبارت میں تحریف کی جوان کے مزاج سرشتی میں داخل ہے' یہ نہ دیکھا کہ امام ابوالحسن قابسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اور اونٹوں والا کہے یہ دو وصف ہیں جو وصفین میں ظاہر کیا گیا کیونکہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں توہین ہے اور شرح علی قاری میں بھی یہی فرمایا گیا کہ وصفین یعنی دو چیزوں اونٹ والا اور ابو طالب کا یتیم کو شاید سوال میں جمع کرنیکی وجہ سے اکٹھا کر دیا گیا اور ان دونوں میں ایک کا بھی قائل کافر ہے۔

انصاری صاحب نے اپنے عرفان کامل اور فہم آجل سے تحریف فاسدہ کا پورا حق ادا کر دیا اور اپنی فراست صاعقہ سے دو طرح کے وصف مراد لئے جن میں ایک کو وصف داخلی دوسرے کو خارجی مان کر تین اشیاء کو ثابت کیا اول یتیم ۔ دوم ختن حیدر سوم زہدا ختیاری اب ان سے پوچھئے کہ آپ نے تین اشیاء کو ثابت کیا جو کہ وصف تثنیہ کے خلاف جمع میں شمار ہوتے ہیں تو صفت تعدی وصفین کا کلیہ ٹوٹ کر جمع پر دلالت کرتا ہے' یہ بھی انصاری صاحب کی صداقت وامانت اور دیانت کے خلاف ایک پختہ دلیل ہے جو ان ہی کے شایان شان ہے ؎

کسے خبر تھی کہ لیکر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگائے پھرے گی بولہبی

بنائے توبہ

انصاری لکھتے ہیں:

''مفتی عبدالوہاب صاحب کے دلائل عاجلہ کہ جو مواخذہ انہوں نے کیا پہلے پہل ہم نے قبول کیا اور یہ تقاضہ محبت مصطفویہ علی تحیتہ والثناء کی بنا تھا ہم کم علم اور علمائے عالمین بزرگان دین کی صحبتوں سے دور صرف ان کی خلافت جوان کو توفیض ہوئی دربارۂ رضویت سے اور بظاہر تقویٰ کی مصاحبت اور رضویت کی مہارت دیکھکر ان کی بات پر

لبیک کہا اور شاہ صاحب کی طرف سے جو دلائل سننے کو ملے ان سے مطمئن نہ ہوئے لیکن جب مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی اور دیگر کے فتویٰ دیکھے تو سابقہ نظریہ سے توبہ کی، ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنی گستاخی کرنیوالے کو مسلمان بھی تصور نہیں کرتے......الخ۔''

نوٹ......عبارات کے اغلاط سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم نے عبارت کو نہایت امانت سے نقل کر دیا عبارت مذکورہ پر تبصرہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ صاحب رقم کی شخصیت کو بغور ملاحظہ فرما لیا جائے' کیونکہ اقوال و احوال کا نگینہ اسکی ذاتی شرافت وصداقت کی تابش ہے یہاں تحریر فرماتے ہیں :

''بظاہر تقویٰ کی مصاحبت اور رضویت کی مہارت دیکھکر ان (عبدالوہاب) کی بات پر لبیک کہا اور شاہ صاحب کی طرف سے جو دلائل سننے کو ملے ان سے مطمئن نہ ہوئے۔''

اس سے قبل 4 دسمبر 2003 کے قومی اخبار میں اعلان فرماتے ہیں وہ اعلان یہ ہے :

''ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محمد عرفان اللہ انصاری ولد محمد سلیم اللہ انصاری کا مفتی عبدالوہاب خاں قادری اور ان کی اشاعتی سرگرمیوں بالخصوص پمفلٹ وغیرہ سے قطعاً نہ پہلے کبھی تعلق تھا نہ اب ہے......الخ۔''

(قومی اخبار جمعرات 4 دسمبر 2003ء)

صداقت و دیانت

ایک طرف یہ کہا جا رہا ہے :

''بظاہر تقویٰ کی مصاحبت اور رضویت کی مہارت دیکھکر ان کی بات پر لبیک کہا۔''

اور اللہ علیم و خبیر خوب جانتا ہے کہ کتنی مدت مدید تک یہ مصاحبت جاری و ساری رہی اور اخبار میں خبر دی جارہی ہے کہ :

''عرفان اللہ انصاری کا مفتی عبدالوہاب خاں قادری اور انکی اشاعتی سرگرمیوں سے قطعاً نہ پہلے کبھی تعلق تھا نہ اب ہے۔''

تامل فرمائیے ان میں کون سا بیان سچا ہے اور کون سا جھوٹا ہے' دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے اگر ایک سچا بھی ہوگا تو دوسرا یقیناً جھوٹا ہوگا دونوں یہاں ہرگز سچے نہیں ہوسکتے البتہ دونوں بیان جھوٹے تو ہوسکتے ہیں کیونکہ جو جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہی رہے گا اس کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں یہ ہے انصاری صاحب کا ذاتی کردار اور سرشتی احوال ؎

سورج کا رخ بدلتے ہی خود بھی بدل گیا
کیسا فریب سایہ دیوار دے گیا

انصاری فرماتے ہیں :

''فقیر نے علمائے اسلام اہل سنت مبارک پور و بریلی شریف کے فتویٰ عاترہ دلائل قاطعہ اور اقوال مشاہرہ کا مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا............مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی اور دیگر کے فتویٰ دیکھے تو سابقہ نظریئے سے توبہ کی ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والے کو مسلمان بھی تصور نہیں کرتے۔''

(ملخصاً توبہ نامہ انصاری صاحب)

الغرض انصاری صاحب نے بریلی شریف اور ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری کے فتاویٰ پر اعتماد کلی اور یقین کامل کیا اور ماقبل جو گستاخی در بارشان رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے ہوئی تھی اس سے توبہ کر لی' اب ملاحظہ کیجئے بریلی کے دلائل' بریلی کے مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلی ہے ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے ردالمحتار میں ہے:

''یجب ذکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمة ......الخ اور لفظ داماد خسر اس وقت گالی ہے جب کے حقیقت میں سسر و داماد کا رشتہ نہ ہو اور اگر ان میں داماد وسسر کا رشتہ ہے تو یہ گالی نہیں۔''

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اس میں ایک مفہوم گالی کا موجود ہے' تراب الحق صاحب لکھتے ہیں :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔''

(اسلامی عقائد ۔22)

معلوم ہوا کہ جس لفظ میں ایک مفہوم گستاخی کا ہو اس کا کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے پھر بھی گستاخی اور توہین ہے' نیز یہی تراب الحق صاحب گستاخی کے بارے میں فرماتے ہیں :

''امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کے لئے جائز تھے ان کی وجہ سے آپ کی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(اسلامی عقائد 22)

بریلی کے فتویٰ میں اس امر کا اقرار ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلی ہے' ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے اس کے باوجود داماد وخسر میں حقیقی اور غیر حقیقی کو ڈھال بنا کر جواز پیش کرنا کم سے کم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کی کوشش کرنا ضرور ہے' جو تراب الحق صاحب کے نزدیک بھی کفر ہے' اور ایسا شخص کافر اور واجب القتل ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مسلمان' انصاری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آپ ان میں کس کو مسلمان اور کس کو کافر کہتے ہیں؟ تراب الحق صاحب کے فتویٰ سے بریلی

کے مفتی صاحب کافر اور واجب القتل اور جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور اگر بریلی کے مفتی صاحب کو مسلمان قرار دیجئے تو تراب الحق صاحب کو کافر ماننا پڑے گا کہ ایک مسلمان کو کافر اور واجب القتل قرار دیا‘ ایسی صورت میں دونوں تو مسلمان ہرگز ہونہیں سکتے اب اس کا فیصلہ انصاری صاحب ہی فرمائیں گے کہ آپ بریلی کے مفتی صاحب کو کافر سمجھتے ہیں یا تراب الحق کو کافر کہتے ہیں؟

مسٹر ضیاء المصطفیٰ اعظمی کا فتویٰ

مسٹر ضیاء المصطفیٰ اعظمی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لفظ داماد وسسر کو بے کراہت جائز لکھ کر لفظ داماد وخسر کی تعریف وتوضیح کرتے ہیں :

’’لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد وسسر) بیان رشتہ کے لئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کے لئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کے لئے قرینہ ضروری ہے۔‘‘ (فتاویٰ محدث کبیر مبارکپوری،3)

جس کا حاصل یہ ہے کہ قرینہ سے جتنی چاہو جس قدر چاہو شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں (معاذ اللہ) اہانت کرتے رہو اور گالیاں دیتے رہو سب بے کراہت جائز ہے ؎

اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینے سے
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا‘ کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں (قرینہ سے) جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں‘ علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت نہیں۔‘‘ (الکوکبۃ الشہابیہ 30)

اللہ کی شان بے نیازی تو دیکھو
نفس امارہ کی قلابازی تو دیکھو

جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرے معاذ اللہ وہ بے دین وگمراہ کہلائے اور جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں صراحۃً اہانت کرے اعلانیہ گالیاں دے وہ پکا مسلمان کہلائے۔

عزیزان ملت! تامل فرمایئے انصاری صاحب فرماتے ہیں :

’’کہ جناب مفتی عبدالوہاب صاحب کے دلائل عاجلہ کہ جو مواخذہ انھوں نے کیا پہلے پہل ہم نے قبول کیا اور یہ تقاضہ محبت مصطفویہ علی تحیتہ و الثناء کی بناء تھا ہم کم علم اور علمائے عالمین بزرگان دین کی صحبتوں سے دور صرف

ان کی خلافت جو ان کو توفیض ہوی دربار رضویت سے اور بظاہر تقوی کی مصاحبت اور رضویت کی مہارت دیکھ کر ان کی بات پر لبیک کہا اور شاہ صاحب کی طرف سے جو دلائل سننے کو ملے ان سے مطمئن نہ ہوئے لیکن جب مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی اور دیگر کے فتویٰ دیکھے تو سابقہ نظریہ سے توبہ کی ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والے کو مسلمان بھی تصور نہیں کرتے' اور ایسے الفاظ جو غیر محل ہوں ان کا استعمال بھی جائز نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ہمیں مامون ومحفوظ رکھے' امین۔ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے تجدید کلمہ کرلیا :

اشھد ان لا ا له الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دستخط: عرفان اللہ انصاری۔" (متن توبہ نامہ)

انصاری صاحب کی نظر میں کفریہ عبارات جن سے توبہ کی وہ یہ ھیں

﴿......1......﴾اللہ حی وقیوم فرماتا ہے :

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

''(پیارے محبوب) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' (الحجۃ القاھرہ، 5)

﴿......2......﴾يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً☆وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً☆وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلاً كَبِيراً☆

''اے غیب کی خبر بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا چمکا دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔'' (الحجۃ القاھرہ 8,9)

﴿......3......﴾يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔'' (الحجۃ القاھرہ، 11)

﴿......4......﴾يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (الحجۃ القاھرہ۔ 71)

﴿......5......﴾يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

''اے جھرمٹ مارنے والے۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 87,88)

﴿......6......﴾ یا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

''اے بالا پوش اوڑھنے والے۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 88)

﴿......7......﴾ طه☆مَا أَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَی

''طٰہٰ اے محبوب ہم نے تم پر قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 88)

﴿......8......﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّی☆فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنَی☆فَأَوْحَی إِلَی عَبْدِهِ مَا أَوْحَی

''پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم' اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 89)

﴿......9......﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیراً☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُکْرَةً وَأَصِیلاً

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنا تا- کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 90)

﴿......10......﴾ إِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللَّهَ یَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَیْدِیْهِمْ

''وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 91)

﴿......11......﴾ وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلَکِنَّ اللّهَ رَمَی

''(اے محبوب) وہ خاک تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔'' (الحجۃ القاھر۔ 91)

﴿......12......﴾ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُکُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔'' (الحجۃ القاہرہ 92,93)

﴿......13......﴾ إِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُونَ☆ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّی تَخْرُجَ إِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْراً لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ

''(اے محبوب) تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (الحجۃ القاہرہ۔ 93)

﴿.......14.......﴾لَقَدْ جَاءكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے نہایت بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔'' (الحجۃ القاھرہ۔ 94)

﴿.......15.......﴾لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ

''بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الحجۃ القاھرہ۔ 94,95)

﴿.......16.......﴾وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً

''اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان وگواہ۔''

(الحجۃ القاھرہ. 96)

﴿.......17.......﴾قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاء فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر لو مسجد حرام کی طرف۔'' (الحجۃ القاھرہ۔ 96,97)

﴿.......18.......﴾كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ

''اور ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں۔'' (الحجۃ القاھرہ 97,98)

﴿.......19.......﴾وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّاباً رَّحِيماً

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔'' (الحجۃ القاھرہ 100)

﴿.......20.......﴾فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً

''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔'' (الحجۃ القاھرہ۔101)

ہم نے بطور اختصار کتاب الحجۃ القاھرہ سے صرف بیس آیات کریمہ نقل کیں جن سے حضور اکرم سید عالم شہنشاہ دو عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزلت شان ارفع و اعلیٰ مقام عظمت و عزت کا نشان۔ تعظیم و توقیر کا عنوان ظاہر و باہر ہے، بحمدہ تعالیٰ جس سے یہ ثابت ہے کہ ہمارا اللہ اور اس کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان ہے۔ کسی بھاری بھرکم مولوی مفتی امیر کبیر یا محدث صغیر و کبیر پر نہیں ہے، چنانچہ اس کے مقابل ہم کسی ایرا غیرا بدھو خیرا کی صدا پر لبیک کہنے والے نہیں ہمارے لئے بحمدہ اللہ اور اس کا رسول بس ہے۔ﷺ

حضرات کرام! یہ الحجۃ القاھرہ کی بہاریں دیکھیں، اب کتاب مستطاب اتمام حجت کی قدرے گل پاشیاں ملاحظہ فرمائیں :

﴿......21......﴾ إِنَّا أَرۡسَلۡنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤۡمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيلاً

''بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔'' (اتمام حجت۔34)

﴿......22......﴾ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

رفع اللہ تعالیٰ ذکرہ فی الدنیا والآخرۃ فلیس خطیب ولا تشھد ولا صاحب الصلاۃ الا یقول اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)."

(الشفاء شریف جلد اول صفحہ12)

کہ آپ کے ذکر کو دنیا و آخرت میں اتنا بلند کیا کہ کوئی خطیب یا کلمہ شہادت کہنے والا یا نماز پڑھنے والا ایسا نہیں جو اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ کہے۔

امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ میں فرماتے ہیں:

جعلتک ذکرمن ذکری فمن ذکرک ذکرنی

(پیارے محبوب) میں نے تمہیں اپنا ذکر بنایا پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔'' (اتمام حجت 109,110)

﴿......23......﴾ أَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوبُ

''سن لو اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے۔''

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

عن مجاھد فی قولہ تعالیٰ الابذکر اللہ لتطمئن القلوب بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحاب

(الشفا شریف جلد اول 14)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ اَلاَ بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کی تفسیر میں کہتے ہیں۔

''کہ ذکر اللہ سے مراد حضور اکرم محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔''

(اتمام حجت 111)

﴿......24......﴾إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر (یہ خبر دی جارہی ہے)۔'' (اتمام حجت 113)

﴿......25......﴾يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً

''اے ایمان والو (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود اور سلام خوب بھیجو (یہ حکم فرمایا جارہا ہے مومنوں کو)۔''

(اتمام حجت 113)

﴿......26......﴾مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے پچھلے (خاتم النبین)۔'' (اتمام حجت 117)

﴿......27......﴾قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

''تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے' بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' (اتمام حجت 135)

﴿......28......﴾إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً☆لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

''بے شک ہم نے (محبوب) تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔''

تامل کیجئے کہ دین اسلام بھیجنے اور قرآن مجید نازل فرمانے کا مقصود ہی مولیٰ عزوجل تین باتیں بتاتا ہے اول کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ دوم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کریں۔ سوم۔ اللہ کی عبادت کریں' معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا کہ بغیر تعظیم و توقیر سرکار ابد قرار صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی عبادت قابل قبول نہیں تو تعظیم شرائط سے ٹھہری جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر نہ کرے ایسوں کیواسطے اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاء مَّنثُوراً ''جو کچھ اعمال انھوں نے کئے ہم نے سب برباد کردیئے۔'' معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر مدار ایمان مدار نجات مدار قبول اعمال ہے بغیر اس کے کسی کا کوئی عمل مقبول نہیں۔'' (اتمام حجت 143,144)

﴿......29......﴾ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں :

''یہ رسول کا بھیجنا کس لئے خود فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

(الکوکبة الشهابیه3 مطبوعه هندوستانی پریس کندیگر ٹوله بنارس)

﴿......30......﴾

حضور اکرم سید عالم ﷺ کے اوصاف جلیلہ اور اسمائے عظیمہ

قرآن کریم میں اللہ مالک ومعبود نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جن اسمائے پاک سے یاد فرمایا ان میں سے کچھ یہ ہیں :

النور السراج المنیر المنذر المبشر البشیر الشاهد الشهید الحق المبین خاتم النبیین رؤف رحیم الامین قدم الصدق رحمة للعٰلمین نعمةالله العروة الوثقیٰ صراط المستقیم نجم الثاقب الکریم النبی الامی داعی الی الله وغیرهم

سے یاد فرمایا اس کے ماسوا معروف ومشہور اسمائے پاک ؛

﴿......31......﴾ مصطفیٰ مجتبیٰ ابو القاسم حبیب الله رسول الله شفیع مشفع مصلح طاهر مبین صادق هادی سرور انس و جان سید المرسلین امام المتقین امام القبلتین قائد الغر المحجلین صاحب حوض کوثر صاحب الشفاعة صاحب التاج صاحب المعراج صاحب مقام المحمود صاحب الوسیله صاحب لواء الحمد راکب البراق صاحب الحجة شهنشاه دو جهاں نبی آخر

الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرھم

عقیدت و محبت

خلفاء راشدین وصحابہ کرام وتابعین وائمہ مجتہدین وائمہ دین متین اولیائے کاملین وعلمائے راسخین مومنین صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نہایت ذوق وشوق سے غایت ادب واحترام کے ساتھ ان اسمائے پاک سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرتے اور درود وسلام پڑھتے اور لطف اندوز ہوتے۔

انصاری صاحب بھی اسی راہ کے راہی تھے' ایک مدت مدید عرصہ بعید سے اسی عقیدت ومحبت پر گامزن رہے' مگر جبکہ مفتی ضیا المصطفیٰ المعروف محدث کبیر کا فتویٰ آیا اس فتویٰ نے انصاری صاحب کی راہ تبدیل کر دی' اوران اوصاف جلیلہ اور کمالات عجیبہ کو جو اللہ ملک القدوس نے قرآن کریم میں ارشاد فرمائے اور ائمہ دین مومنین صالحین کے دلوں کا چین جو اسماء پاک رہے' انصاری صاحب نے اس فتویٰ کو دلیل بنا کر ان اوصاف حمیدہ اور کمالات رفیعہ کو کفر وارتداد ٹھہرایا اور اس نظریہ سے دور ونفور ہو کر توبہ نامہ تحریر کر دیا کیونکہ محدث کبیر کے فتویٰ میں صاف لکھ دیا گیا کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ داماد وسسر کہنا بے کراہت جائز ہے' پھر اس کی تعریف اور توضیح کرتے ہوئے لکھا :

''داماد وسسر لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کے لئے آتے ہیں ہاں! اہانت ودشنام کے لئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

پس انصاری صاحب نے محدث کبیر اور ان کے رفقائے کار پر یقین کامل کیا اور اسی نظریہ کو اپنا دین وایمان بنا لیا۔ اور لکھ دیا ؂

اولو العزمی جسے سمجھے تھے ہم وہ خودکشی نکلی
گمان ہوشیاری جس پہ تھا وہ بے بسی نکلی

عبارت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جن کلمات رفیعہ اور خطابات علیہ سے اللہ مالک ومعبود نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد فرمایا اور خطاب فرمایا اور وہ اسمائے پاک جن کو مسلمان نہایت ادب واحترام وعزت تعظیم کے ساتھ یاد کرتے اور ورد رکھتے' انصاری صاحب کا بھی یہی عقیدہ اور یہی معمول تھا' مگر محدث کبیر کا فتویٰ صحیفہ آسمانی بن کر نازل ہوا تو انصاری صاحب نے اسی کو اپنا دین اور ایمان بنا لیا' اور لکھ دیا ع :

اولوالعزمی جسے سمجھے تھے ہم وہ خودکشی نکلی

اور محدث کبیر اور ان کے رفقاء مولوی ومفتی نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں معاذ اللہ داماد وسسر کہنا بے کراہت جائز قرار دیا اور اس کی تعریف وتوضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ داماد وسسر :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

انصاری صاحب اور ان کے احباب سب نے اسی کو اپنا دین وایمان بنا لیا اور پچھلے نظریہ سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ کر لی اور

توبہ نامہ تحریر کر کے شائع کرادیا جو عوام کے ہاتھ تک پہنچا۔

بہرنوع یہ کہنا کہ جن الفاظ کو اہانت ودشنام کیلئے رائج مانا اور سرکار عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاذ اللہ اس کو جائز بتایا' ایسی جرأت تو کسی دیوبندی نے بھی نہ کی ہوگی' مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں:

''ہم خود پہلے لطائف رشیدیہ صفحہ 22 سے عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرورکائنات علیہ السلام ہوں' اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے۔''

(الشهاب الثاقب صفحه 57 کتبخانه رحیمیه دیوبند)

غور طلب یہ امر ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک بھی جو لفظ موہم تحقیر یعنی جس میں حقارت کا وہم بھی ہو حضور کی شان میں اس کا استعمال کرنیوالا بھی کافر ہوجاتا ہے' مگر دین کبیری میں صراحۃً اہانت ودشنام یعنی گالی کے الفاظ معاذ اللہ حضور کی شان میں استعال کرنے سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں آتا' بلکہ بے کراہت جائز مانا جاتا ہے' اس کے ماسوا کچھ دیکھنا ہے تو فتاویٰ رشیدیہ میں ملاحظہ فرمائیں مولوی رشید احمد ایک سوال کے جواب میں تحریر کرتے ہیں:

''سوال: شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا حکم کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا موصولہ از مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ شاہی مرادآباد

جواب: یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا اگرچہ معنی حقیقیہ بمعانی ظاہرہ خود مراد نہیں رکھتا بلکہ مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ایہام وگستاخی واہانت واذیت ذات پاک حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی نہیں' یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد کیا حالانکہ مقصود صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہرگز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی' مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا تھا' لہٰذا حکم ہوا:

لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا ...... الخ

اور علیٰ ھذا حضرات صحابہ (کرام) کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہرگز بوجہ اذیت وگستاخی معاذ اللہ نہ تھا حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت وبے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا یہ حکم ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے حبط اعمال تمہارے ہوجاویں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی'

اور ایسا ہی حدیث میں: تکنی بکنیة ابی القاسم

آپ کی حیات شریف میں منع ہوگئی تھی بوجہ اذیت ذات سرورعالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ کوئی کسی کو اگر پکارے گا تو آپ یہ سمجھ کر کہ مجھ کو ارادہ کرتا ہے التفات فرمائیں گے' حالانکہ نادی ہرگز اذیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں کرتا تھا اورابن ماجہ نے روایت کیا کہ: اشعث بن قیس کندی جب آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ ہم میں نہیں ہیں اور یہ عرض والغیب عنداللہ تعالیٰ بایں وجہ تھی کہ سب عرب ازقریش تا کندہ بنواسمٰعیل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ' ہماری ماؤں کو تہمت زنا مت لگا' اور ہمارے نسب کی نفی ہمارے باپوں سے مت کر' ہم اولادنضر ہیں۔ دیکھو اس لفظ میں فقط ایہام بعید کو کس قدر آپ نے نفی کر کے نہی فرمایا' اورکلام کا ادب تلقین کیا وعلیٰ ھٰذا خبیث نفسی کو منع فرمایا اورلقست نفسی کی اجازت دی کہ وہ بظاہر سخت لفظ ہے گو معنی ایک ہیں' الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اوراذیت ظاہر ہے' پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا :

إِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيۡ الدُّنۡيَا وَالۡآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمۡ عَذَاباً مُّهِيۡناً

قال فی الشفاء الوجه الثانی وهو ان یکون القائل لما قال فی جهته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غیر قاصد للسب و الاذراء ولا معتقد له ولکنه تکلم فی جهته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر من لعنه او سبه او تکذیبه او اضاقة مالا یجوذ علیه او ففی ما یجب له مما هو فی حقه علیه الصلوٰة والسلام نقیصة الی ان قال او یاتی بسفه من القول او قبیح من الکلام و نوع من السب فی جهته وان ظهر بدلیل حاله انه لم یعتمد ذمه ولم یقصد سبه اما لجهالة حملته علیٰ ما قاله لو بصخر او سکرا و قلة مراقبة و ضبط للسان او عجزمة وتهور فی کلامه فحکم هٰذا الوجه حکم الوجه الاول القتل دون تعلثم انتهیٰ ملخصاً

ترجمہ'' بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' احزاب آیت 57۔

شفا وجہ الثانی میں ہے : ''لیکن اگر کوئی شخص بلا قصد وارادہ ایسے الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا اردہ نہ تنقیص کا تھا نہ عیب جوئی کا بلکہ ان الفاظ سے معاذ اللہ لعنت وسب شتم نسبت کذب یا کوئی ایسا مفہوم مقصود ہوتا ہے جس کی نسبت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی خصوصیت کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے مثلاً اس قائل نے کسی گناہ کبیرہ کی نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے کی' یا شان نبوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب علم نبوی یا تبلیغ اسلام میں مداہنت یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تکذیب اوراحادیث متواترہ میں شبہ کیا یا شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر برے مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے اس کلمہ کو مذمت ومنقصت کے طور پر استعمال نہ کیا ہو خواہ یہ جہالت کے

سبب سے یا حالت بیہوشی میں بے قابو ہو کر اس جرم کا ارتکاب کیا ہو قلت حفظ یا زبان کی لغزش کی وجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو ان تمام حالات میں ایسے شخص کے لئے بھی وہ ہی حکم ہے جیسا کہ اس سے پہلے شخص کے لئے' فوراً قتل کیا جائے بلا توقف)پس اس کلمات کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے اور مقدور ہو اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیئے کہ موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ اور اس کے رسول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے' واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب صفحہ 71,72 مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد گنگوہی ایسے مجازی الفاظ کو جو عاشق اپنے معشوق کو مجازاً لکھتا ہے اس کو قتل کا حکم دیتے ہیں اور یہ محدث تو صراحۃً سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داماد وسسر کہہ کر ان الفاظ کو اہانت ودشنام کے لئے رائج مانتا ہے پھر بھی سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاذ اللہ بے کراہت جائز قرار دیتا ہے۔

شفا شریف جلد دوم 372,373 میں ہے:

''وہ کلمات جن میں حضور اکرم کی منقصت کا پہلو نکلتا ہو مثلاً کوئی شخص حضور علیہ السلام کو برملا گالی دے یا ایسے کلمات کہے جو عیب جوئی کے لئے استعمال ہوتے ہوں یا ان الفاظ سے آپ کی ذات اقدس آپ کے مبارک دین اسوہ یا خصائل میں سے کسی خصلت کو زک پہنچتی ہو یا ذات نبوی پر کسی قسم کی تعریض کرے یا اسی قسم کے اور دوسرے الفاظ استعمال کرے ایسے تمام الفاظ سب وشتم میں شمار ہونگے اور ایسے الفاظ کہنے والے کے لئے یہ ہی حکم ہے جو اہانت نبی کرنے والے کے لئے ہے یعنی واجب القتل ہے۔''

جب اشارۃً اور کنایۃً کہنے والا شاتم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور واجب القتل ٹھہرا تو یہ محدث جو صراحۃً حضور پرنور شافع یوم النشور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اہانت اور دشنام کو صراحۃً بے کراہت جائز کہہ رہا ہے۔ کیا یہ واجب القتل نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا' شفا شریف جلد دوم صفحہ 373 میں ہے :

''تمام اہل علم مثلاً امام مالک امام احمد لیث اسحاق امام شافعی وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے' وہ واجب القتل ہے' اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مقتضیٰ بھی یہی ہے کہ ان علماء کے نزدیک ایسے دریدہ دہن اور گستاخ شخص کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔''

شفا شریف جلد 2 صفحہ 375 میں ہے :

''جو مسلمان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب وشتم کرے اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی بلکہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ ابن قاسم نے لکھا ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کا مرتکب ہو یا آپ کی ذات اقدس کو برا کہے اور گالی دے یا اور کسی قسم کا کوئی عیب لگائے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کی کوشش کرے' علماء امت کا اس پر

اجماع ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے، اور اس کیلئے یہ دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم وتوقیر لازم کی ہے، اور آپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور قائل نے ان احکام کا انکار کیا ہے۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ جب شاتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ اشارۃً وکنایۃً ہی توہین کرے وہ واجب القتل ہے، تو وہ شخص جو خود اہانت کرے اور گالی دے، اور اہانت اور گالی دینے کو بے کراہت جائز لکھے کہ وہ امت مسلمہ مرحومہ کو دشنام اور اہانت پر جری و بیباک کرتا ہے ایسے بد بخت شقی کا کیا حال ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر آیت إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً فرماتے ہیں :

''مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔'' (تمہید ایمان با آیات القرآن 2)

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

''لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود ارشاد فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔'' (الکوکبۃ الشہابیہ 2)

یہی وجہ ہے کہ شفا شریف میں فرمایا گیا، جو مسلمان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب وشتم کرے اس کی توبہ قبول نہ کی جائے، بلکہ اس کو قتل کر دیا جائے، کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب وشتم کرکے اصل رسالت کو باطل اور بیکار ٹھہرایا اور قدر ہوتی تعظیم کرتا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيّاً بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْناً فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً

''کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں، زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجئے، تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی، تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔''

کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے، اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے، اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے توراعنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد خفی رکھتے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا، جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی، بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کو صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا، بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت۔'' (تمہید ایمان ص 25,26)

جو محدث کبیر نے صراحۃً لکھے کہ داما دوسسر :

''لغت وعرف میں بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت اور دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

اور یہی صریح توہین اور کھلی گستاخی والے الفاظ معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے خاکش بدہن بے کراہت جائز قرار دیتے ہیں، ایسوں کیلئے ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاء مَّنثُوراً

''جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دیئے۔''

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ☆تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً

''عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔''

والعیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت ماں باپ اولاد اور سارے جہاں سے زائد ہونی شرط نجات ہے

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى

یَأْتِیَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لاَ یَهْدِیْ الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ

''اے نبی (ﷺ) تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ ورسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا۔ اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے والعیاذ باللہ تعالیٰ تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

''تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔''

یہ حدیث صحیح بخاری ومسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان ومدار نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا' یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے' ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو! خدا ایسا ہی کرے' مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

نبی ﷺ کی تعظیم ومحبت کا زبانی ادعا کافی نہیں بلکہ امتحان ہوگا

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

الم ☆ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

''کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے ''کہ ہم ایمان لائے'' اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔''

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کررہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا' ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں' ابھی قرآن وحدیث ارشاد فرماچکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں' محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم' تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ

ہے' کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کوعلاقہ ہو۔

نبی ﷺ کی تعظیم و محبت کا امتحان کیا ہے

جیسے تمہارے باپ' تمہارے استاذ تمہارے پیر' تمہاری اولاد' تمہارے بھائی' تمہارے احباب تمہارے بڑے' تمہارے اصحاب تمہارے مولوی' تمہارے حافظ' تمہارے مفتی' تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہوجاؤ' دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ان کی صورت' ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خاطر میں لاؤ' کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا' جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا' اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے اس کے نام علم و ظاہری فضل کو لیکر کیا کریں کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے' اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور کی گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا۔اسے برا کہنے پر برا مانا۔اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی' یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تمہیں انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے' قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے' مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی' وہ ان کے بدگوکی وقعت کرسکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کریگا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو' للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو' دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔''

مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی مبارکپوری اور ان کے رفقائے کار ہمنوا مولوی اور مفتی کہتے ہیں کہ :

''حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لفظ داماد اور سسر کہنا بے کراہت جائز ہے۔''

پھر ان الفاظ کی توضیح وتشریح بیان کرتے ہوئے مفتی ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری لکھتے ہیں

''یہ الفاظ داماد وسسر لغت وعرف میں بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

اس کا حاصل یہ ہے کہ جس کو بھی اہانت کرنا اور گالی دینا مقصود ہو وہ معاذ اللہ داماد و سسر سے منسوب کردے' کیونکہ یہ الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں' اس مسئلہ میں علمائے معتدین اور مفتیان دین متین کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیے :

مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

جامعہ اسلامیہ ' لاھور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔

اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟

............بینوا توجروا............المستفتی ....عبیدالرضا قادری .... کراچی

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امام علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ!) گالی دے یا آپ کو عیب لگائے یا آپ کی ذات میں یا نسب میں یا دین میں یا آپ کی کسی صفت میں نقص ثابت کرے ....تو وہ شخص آپ کو گالی دینے والا ہے اور گالی دینے والے کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے' اوراس میں کسی صورت کا استثناء نہیں ہے۔'' (شفاء شریف طبع ملتان ج 2 ص 189)

یہ تو گالی دینے والے کا حکم ہے! اور زید پلید نے جو بات کہی ہے' وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے' کیونکہ اس نے تو گالی دینے اور توہین کرنے کا پھاٹک کھول دیا ہے' ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرہ اسلام سے خارج اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا مستحق اور اس پر پاکستان کے قانون کی شق 295/C لاگو ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبدالحکیم شرف قادری..................جامعہ اسلامیہ ' لاھور

واللہ تعالیٰ اعلم محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ اسلامیہ لاہور

نوٹ

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے الفاظ ہیں جو اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں؟ مفتی ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری اپنے فتویٰ میں رقمطراز ہیں:

''یہ الفاظ (سسر اور داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہیں۔''

معلوم یہ ہوا کہ لفظ سسر اور داماد اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں' لہٰذا علمائے معتدین کے فتاویٰ کے مطابق سسر اور داماد کہنے والا گالی دینے والا ہے اوراس کا حکم علمائے معتدین کے فتاویٰ سے ظاہر ہے۔

اور اس کیلئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون میں دفعہ C/295 موجود ہے۔ جیسا کہ مفتی عبدالحکیم شرف قادری صاحب جامعہ اسلامیہ لاہور فرماتے ہیں:

''زید پلید نے جو بات کہی ہے، وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے، کیونکہ اس نے تو گالی دینے اور توہین کرنے کا پھاٹک کھول دیا ہے، ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرہ اسلام سے خارج اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا مستحق اور اس پر پاکستان کے قانون کی شق C/295 لاگو ہوگی۔''

عکس فتویٰ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔

زید کے عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم صادر فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی:
عبید الرضا قادری
کراچی

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امام علامہ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) گالی دے یا آپ کے عیب لگائے یا آپ کی ذات میں یا نسب میں یا دین میں یا آپ کی کسی صفت میں نقص ثابت کرے ...... تو وہ شخص آپ کو گالی دینے والا ہے اور گالی دینے والے کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا اور اس میں کسی صورت کا استثناء نہیں ہے (شفاء شریف طبع ملتان ج ۲ ص ۲۱۹)

یہ تو گالی دینے والے کا حکم ہے اور زید پلید نے جو بات کہی ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ اس نے تو گالی دینے اور توہین کرنے کا پھاٹک کھول دیا ہے ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرۂ اسلام سے خارج اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا مستحق اور اس پر پاکستان کے قانون کی شق C/295 لاگو ہوگی

واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ اسلامیہ، لاہور

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

مفتی غلام سرور صاحب مدظلہ

جامعہ رضویہ ٹرسٹ' ماڈل ٹاؤن لاہور

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب.................سائل: مسز خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وھو الموافق للصواب

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے توہین اور تنقیص کے الفاظ جائز سمجھنے والا مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے' اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ اس کے نکاح سے نکل گئی' اور وہ بعد از عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

مسلمانوں کا اس سے میل ملاپ اٹھنا بیٹھنا سلام وکلام حرام ہے' اگر بیمار ہو جائے تو تیمارداری حرام' مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت حرام جنازہ کے ساتھ جانا حرام اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا حرام ہے' اور وہ شخص واجب القتل ہے' کتاب الشفا میں ہے :

اجمعت الامة علیٰ قتل متنقصه من المسلمین وسابه قال اللہ تعالیٰ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيْ الدُّنيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً

''امت کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کمی کرنے والا اور آپ کو گالیاں دینے والا واجب القتل ہے۔''

(کتاب الشفاء : 353)

لہٰذا یہ شخص بھی واجب القتل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حافظ محمد ربنواز نائب مفتی جامعہ رضویہ

ماڈل ٹاؤن لاہور 19-5-2004

حافظ محمد ربنواز نائب مفتی جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور 19-5-2004

الجواب صحیح

مفتی غلام سرور مفتی جامعہ رضویہ

ماڈل ٹاؤن لاہور 20-5-2004

مفتی محمد ابراهیم قادری

جامعہ غوثیہ رضویہ ٹرسٹ باغحیات علیشاہ سکھر

بانی مفتی اعظم مفتی محمد حسین قادری رضوی برکاتی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب............ سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

زید جھوٹ بولتا ہے' جو کلمات اہانت و دشنام کے مروج ہیں ان کا استعمال حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں بولنا کفر ہے' اور قائل واجب القتل ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان جب حاضر بارگاہ اقدس ہوتے اور سرکار کی گفتگو سنتے اور کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو راعنا کہہ کر اس بات کے دہرانے کی درخواست پیش کرتے' کچھ یہودی راعنا کو کھینچ کر پڑھتے اور راعینا کہتے' راعنا کا معنی ہے ہماری رعایت فرمایئے' اور راعینا کا معنی ہے' ہمارا چرواہا۔ یہودی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں راعینا کا لفظ بولتے العیاذ باللہ' صحابہ کرام ان کی اس جرأت کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا سدباب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

''ترجمہ: اے ایمان والو! میرے حبیب کی شان میں راعنا نہ کہو' بلکہ انظرنا کہو' اور اچھی طرح بات سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

آپ نے دیکھا کہ راعنا کا لفظ صحابہ کرام بولا کرتے تھے' جس کے اصل معنی میں توہین کا کوئی شائبہ نہیں' مگر دشمنان دین نے اسی لفظ میں ذرا سا تغیر کر کے اسکے معنی بدل دیئے' تو حق تعالیٰ کو گوارا نہ ہوا' اور ایسے لفظ کا استعمال اپنے حبیب کی شان میں بولنا حرام قرار دیا' جس سے کوئی بے ادبی کی راہ نکال سکے۔

پھر الفاظ دشنام واہانت صریح ہوں ان کی حرمت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ علماء نے انبیاء علیہم السلام کے دشنام طراز کے کفر پر اجماع نقل کیا ہے' اور ایسے شخص کو واجب القتل قرار دیا ہے' بلکہ اس کی توبہ کو نا قابل قبول قرار دیا ہے' تنویر الابصار و درمختار

میں ہے (وکل مسلم ارتد فتوبة مقبولة الا لکافر بسب النبی)فانه یقتل حدا و لا تقبل توبته مطلقاً ولو سب اللہ تعالیٰ قبلت لانه حق اللہ تعالیٰ و الاول حق عبد لا یزول بالتوبة ومن شک فی عذابه و کفره کفر

''ترجمہ: ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر شاتم رسول' کہ اسے بطور حد قتل کیا جائیگا' اوراس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں' اوراگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے' اور پہلا حق بندے کا ہے' تو محض توبہ سے معاف نہیں اور جس نے شاتم رسول کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ (بھی) کافر ہوگیا۔''

علامہ ابن عابدین شامی در وعن بزازیہ سے ناقل ہیں :

قال ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمة کافر و حکمه القتل و من شک فی عذابه و کفره کفر صفحه 400 جلد3 مطبوعه مصر

''ترجمہ: ابن سحنون مالکی نے کہا اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے' کہ شاتم رسول کا فر اور اس کا حکم قتل ہے' اور جس نے اس کے عذاب وکفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔''

حضرت قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں فرماتے ہیں :

ان جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او عابه اوالحق بد نقصاً فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشیء علیٰ طریق السب او الازراء علیه او التصغیر بشانه او الغض منه او العیب له فهو ساب و الحکم فیه حکم الساب(صفحه 335 جلد 4 شرح الشهاب علی الشفاء)

''ترجمہ: جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی ذات میں عیب نکالے یا آپ کی ذات شریفہ میں یا نسب پاک میں یا آپ کی عادات طیبہ میں سے کسی عادت شریفہ میں نقص نکالے یا آپ کی شان میں کنایۃً نازیبا بات کہے یا بطور توہین وتنقیص آپ کو کسی شے سے تشبیہ دے یا آپ کی شان میں تصغیر کا استعمال کرے یا معمولی سا نقص بیان کرے یا عیب نکالے' تو ایسا شخص شاتم ودشنام طراز ہے اور ایسے شخص کا وہی حکم ہے جو دشنام طراز کا ہے۔''

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام کی شان میں الفاظ دشنام کا استعمال جس طرح کفر ہے اسی طرح اشارہ کنایہ میں اہانت بھی کفر ہے' پھر صریح الفاظ دشنام واہانت کے کفر ہونے میں کیا شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پھر جس طرح دشنام طراز کافر ہے' ایسے الفاظ دشنام واہانت کے استعمال کو جائز کہنے والا بھی کافر و مرتد ہے' جیسا کہ درمختار ردالمحتار سے گذرا کہ جو ایسے کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ زید پر توبہ لازم ہے نئے سرے سے کلمہ پڑھے' اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور حاکم اسلام حکم قتل بھی جاری کرسکتا ہے' اور توبہ کرنے کی صورت میں

بھی حکم قتل دیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد ابراھیم القادری الرضوی غفرلہ......مفتی و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ

21 جون 2004ء 2 جمادی الاولیٰ 1425ھ

مفتی محمد ابراہیم قادری
مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ
سکھر

عکس فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں اُن کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔
ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب

سائل: مستر خان
پرنسپل الرضا انگلش اسکول، لانڈھی نمبر 6، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

زید جیسے بولتا ہے جو کلمات اہانت و دشنام کے مروج ہیں ان کا استعمال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں بولنا کفر ہے اور قائل واجب القتل ہے۔
صحابہ کرام علیہم الرضوان جب حاضر بارگاہ ہوتے ہیں تو سرکار کی گفتگو سنتے اور کوئی
بات سمجھ میں نہ آتی تو راعنا کہہ کر اس بات کے دہرانے کی درخواست پیش کرتے

عکس فتویٰ

تاریخ:............ حوالہ نمبر:............

حضرت قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ ان جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشیء علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشانہ او الغض منہ او العیب لہ فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب ص ۳۲۵ ج ۲ الشفا ...

ترجمہ۔ جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی ذات میں عیب لگائے یا آپ کی ذات شریفہ دین یا نسب یا کسی بات آپ کی عادات طیبہ میں سے کسی عادت شریفہ میں نقص لگائے یا آپ کی شان میں کنایۃً تعریضاً بات کہے یا بطور گالی دینے و تنقیص آپ کو کسی قبیح شے سے تشبیہ دے یا آپ کی شان میں تصغیر کا استعمال کرے یا معمولی سا نقص بیان کرے یا عیب لگائے تو ایسا شخص گستاخ و دشنام طراز ہے اور ایسے شخص کا وہی حکم ہے جو دشنام طراز کا ہے۔

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام کی شان میں الفاظ دشنام کا استعمال صریح کفر ہے اسی طرح اشارۃً کنایۃً میں رہ کر بھی کفر ہے پھر صریح الفاظ دشنام والے کے کفر ہونے میں کیا شبہ ہے کہ کوئی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پھر جس طرح دشنام طراز کافر ہے الفاظ دشنام والے کلمات کے استعمال کو جائز کہنے والا بھی کافر و مرتد ہے جیسا کہ حضرت شفا و ردالمحتار سے گزرا کہ جو ایسے کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ تو یہاں پر توبہ لازم ہے نئے سرے سے کلمہ پڑھے

مفتی سبحان رضا خاں دامت برکاتھم

دارالافتاء منظرالاسلام' بریلی شریف ہندوستان

استفتاء:......﴾السلام علیکم ! کیا فرماتے ہیں علمائے ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ :

زید کہتا ہے جو الفاظ اہانت اور گالی کے لئے بھی جن کا استعمال رائج ہے ان کا استعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ان کا استعمال جائز بتاتا ہے ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

............بینوا توجروا............سگ غوث و رضا ....خلیل احمد قادری رضوی

الجواب اللّٰھم ھدایت الحق والصواب معاذاللہ رب العٰلمین

الفاظ اہانت اور گالی کا استعمال حضور انور سید اطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جائز بتانے والا ہرگز مسلمان نہیں' قطعاً یقیناً کافر ومرتد خارج از اسلام ہے' اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ادنیٰ توہین کفر ہے' اس شخص پر فرض کہ فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان بنے' اسلام میں داخل ہو' اگر بیوی رکھتا ہے تو اس سے بمہر جدید اگر وہ چاہے تو از سرِنو نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ'......دارالافتاء منظرالاسلام بریلی شریف

نوٹ: یہ فتویٰ بذریعہ ای میل موصول ہوا ہے۔

عکس فتویٰ

From: [illegible]
Reply-To [illegible]
Sent: [illegible]
To [illegible]
Subject [illegible]

[illegible]

مفتی شفاعت رسول نعیمی مدظلہ

دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، صاحبداد گوٹھ ملیر کراچی

کیا حکم شرع ہے اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہے، ان کا استعمال حضور اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز ہے۔

بینوا توجروا............ محمد عبدالمصطفیٰ القادری الرضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم..................الجواب ھو الموافق للصواب

صورت مسئولہ میں زید کا قول ہرگز درست نہیں، مفتی احمد یار خاں قدس سرہ نے لاتقولوا راعنا کی تفسیر میں فرمایا ہے :
''حضور کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگر چہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے۔ نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور کیلئے استعمال نہ کئے جائیں، تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے الخ۔''

(تفسیر نور العرفان صفحہ : 24)

اور تفسیر قرطبی میں ہے : فیھا دلیل علیٰ تجنب الالفاظ المحتملۃ التی فیھا التعریض للتنقیص والغض
''یعنی اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر ایسے الفاظ کا استعمال بارگاہ رسالت میں ممنوع ہے، جس میں تنقیص اور بے ادبی کا احتمال تک ہو۔''

اور سیدنا امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے شخص کو حد قذف لگانے کا حکم دیا ہے، اور **علامہ مفتی عبدالوھاب حنفی رضوی قادری مدظلہ العالی** نے اس مسئلہ پر باقاعدہ کتاب تحریر فرمائی ہے، زیادہ تفصیل کیلئے حضرت مفتی صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

شفاعت رسول نعیمی عفی عنہ المسئول

الاستاذ فی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ

ملیر کراتشی

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

۲۱ جون ۲۰۰۴ء

کتبہ شفاعت رسول النعیمی عفی عنہ المسئول

مفتی حبیب اللّٰہ قادری رضوی

دارالعلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڑ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹر نمبر ۱۲۵۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ''سسرا اور داماد'' عرف ولغت میں یہ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے' اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان الفاظ کا استعمال کرنا بلا کراہیت جائز ہے' شریعت مطہرہ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

سگ بارگاہ رضا...... خلیل احمدقادری رضوی' کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! انسانی جذبات کا یہ فطری تقاضا ہے کہ جس ہستی یا چیز سے والہانہ محبت ہو اس کی توہین وتنقیص نا قابل برداشت ہوتی ہے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب بھی یہ ہے کہ دل وجان سے آپ کی نبوت ورسالت کا مانا جائے' اور تمام مخلوق سے زیادہ آپ سے محبت کی جائے' اور اسی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی لفظ یا کلمہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسا استعمال نہ کریں جس سے آپ کی تنقیص ہوتی ہو یا ایسا لفظ جس میں بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو' یہی مطلوب شرعی ہے۔

چنانچہ یہود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرتے ہوئے ایسا لفظ استعمال کرتے تھے' جس سے گستاخی کا پہلو نکلتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال کرنے سے منع فرمایا' علامہ قرطبی لکھتے ہیں:......

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راعنا کہتے تھے' یعنی ہماری رعایت فرمایئے اور ہماری طرف التفات اور توجہ فرمایئے جب کوئی بات سمجھ نہ آتی تو وہ اس موقع پر کہتے تھے راعنا ہماری رعایت فرمائیں یہود کی لغت میں یہ لفظ بددعا کے لئے تھا' اور اس کا معنی تھا' سنو تمھاری نہ سنی جائے انھوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور کہنے لگے کہ پہلے ہم ان کو تنہائی میں بددعا دیتے تھے اور اب لوگوں میں اور برسر مجلس ان کو بددعا دینے کا موقع ہاتھ آیا' تو وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے راعنا کہتے تھے' اور آپس میں ہنستے تھے' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہود کی لغت کا علم تھا' انہوں نے جب ان سے یہ لفظ سنا تو انہوں نے کہا' تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر میں نے آئندہ تم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ لفظ کہتے ہوئے سنا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا' یہود نے کہا' کیا تم لوگ یہ لفظ نہیں کہتے؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی' (اے ایمان والو! (اپنے رسول سے) راعنا نہ کہو انظرنا کہو اور ابتداء (غور سے) سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے) (سورۃ البقرۃ ۱۰۴)

تا کہ یہود کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ صحیح لفظ کو غلط معنی میں استعمال کریں، اور پہلے ہی سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات غور سے سن لیا کرو، تا کہ یہ نوبت نہ آئے۔" (الجامع الاحکام القرآن ج:۲ص ۵۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس لفظ میں توہین کا معنی نکلتا ہو اس لفظ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کرنا جائز ہے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر ہے، قاضی عیاض مالکی تحریر کرتے ہیں :

محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے، اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے، اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے، اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔" (الشفاج ۲ص ۱۹۰)

رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

''شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

جواب: یہ الفاظ قبیح بولنے والا اگر چہ معنی حقیقیہ معانی ظاہرہ خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے، مگر تاہم ایہام گستاخی اہانت واذیت ذات پاک حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا سے صحابہ کو منع فرمایا، انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد کیا، حالانکہ مقصود صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہرگز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت کا تھا؛ لہٰذا حکم ہوا: لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا اور علیٰ ہٰذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا، مجلس شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ اذیت و گستاخی معاذ اللہ نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا، مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب ص ۷۱)

مندرجہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات خوب روشن ہوجاتی ہے کہ ''سسر و داماد'' عرف ولغت میں اگر چہ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے، اسی وجہ سے ان جیسے الفاظ کا استعمال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حرام اور ناجائز ہے، اور جو شخص یہ جانے کہ یہ الفاظ دشنام کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں، پھر بھی وہ استعمال کرے تو وہ شرعاً گستاخ و بے ادب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم

فقط حبیب اللہ قادری رضوی

عکس فتویٰ

دار العلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڑ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۰

نمبر .... تاریخ ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد انسان جبلی بات کا یہ فطری تقاضا ہے کہ جس ہستی یا چیز سے والہانہ محبت ہو اس کی توہین وتنقیص ناقابل برداشت ہوتی ہے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ دل وجان سے آپ کی نبوت ورسالت کو مانا جائے اور تمام مخلوق سے زیادہ آپ سے محبت کی جائے اور اسی محبت کا تقاضا ہے کہ کوئی لفظ یا کلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسا استعمال نہ کیا جس سے آپ کی تنقیص ہوتی ہو یا ایسا لفظ جس میں بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو یہی مطلوب شرعی ہے

جانچہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلام کرتے ہوئے ایسا لفظ استعمال کرتے تھے جس سے گستاخی کا پہلو نکلتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال کرنے سے منع فرمایا علامہ قرطبی لکھتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راعنا کہتے تھے یعنی ہماری رعایت فرمائیے اور

عکس فتویٰ

دارالعلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڈ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۰

نمبر .... تاریخ ....

ہماری طرف التفات اور توجہ فرمائیے جب کوئی بات سمجھ نہ آتی
تو وہ اس موقع پر کہتے تھے راعنا ہماری رعایت فرمائیں یہود کی لغت
میں یہ لفظ بددعا کیلئے تھا اور اس کا معنی تھا سنو تمہاری نہ سنی جائے
انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور کہنے لگے کہ پہلے ہم ان کو تنہائی
میں بددعا دیتے تھے اور اب لوگوں میں اور برسر مجلس ان کو بددعا دینے
کا موقع ہاتھ آیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے راعنا کہتے تھے
اور آپس میں ہنستے تھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہود کی لغت
کا علم تھا انہوں نے جب ان سے یہ لفظ سنا تو انہوں نے کہا تم پر اللہ تعالیٰ کی
لعنت ہو اگر میں نے آئندہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لفظ کہتے ہوئے
سنا تو میں تمہاری گردن توڑ دوں گا، یہود نے کہا کیا تم لوگ یہ لفظ
نہیں کہتے؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو (اپنے رسول سے)
راعنا نہ کہو اُنظُرنا کہو اور ابتداءً (غور سے) سنا کرو اور کافروں کے لئے
دردناک عذاب ہے) سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴ (دوسرا طرف)

عکس فتویٰ

۳

دار العلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسپنڈ بازار

تحصیل ادہنزائی (دیر) رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۰

نمبر .... تاریخ ....

تاکہ پھر کوئی موقع نہ ملے کہ وہ صحیح لفظ کو غلط معنی میں استعمال کریں
اور پہلے ہی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات غور سے سُن لیا کرو تاکہ یہ نوبت
نہ آئے (الجامع لاحکام القرآن ج ۲ ص ۵۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس لفظ میں توہین کا معنی نکلتا ہو اس
لفظ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کرنا ناجائز ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کفر ہے۔

قاضی عیاض مالکی تحریر فرماتے ہیں
محمد بن سحنون نے کہا ہے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے
اور یہ عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل
کرنا ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

الشفا ج ۲ ص ۱۹۰

رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں

(دوسری طرف)

عکس فتویٰ

دار العلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڑ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۰

نمبر .... تاریخ ....

شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا
آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

جواب: یہ الفاظ قبیح بولنے والا اگرچہ معنی حقیقیہ، معانی ظاہرہ جو
خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ایہام گستاخی
اہانت، واذیت ذات پاک حق تعالیٰ اور جناب رسول اللہ علیہ وسلم
سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا سے صحابہ کو
منع فرمایا اُنظرنا کا لفظ عرض کرنے ارشاد کیا حالانکہ مقصود صحابہ
رضی اللہ عنہم اجمعین ہرگز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی مگر ذریعہ
شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت کا تھا لہٰذا حکم ہوا
لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا اور علیٰ ہٰذا حضرت صحابہ کا پکار کر بولنا
مجلس شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بوجہ اذیت وگستاخی معاذ اللہ
نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت وبے اعتنائی شان
والا کا اس میں ایہام تھا یہ حکم ہوا یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا

عکس فتویٰ

دار العلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڑ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۰

نمبر .... تاریخ ....

اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون

فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب ص ۱۷

مندرجہ حوالجات کی روشنی میں یہ بات خوب روشن ہو جاتی ہے کہ "سسر و داماد" عرف و لغت میں اگرچہ بیان رشتہ کے لیے آتے ہیں وہاں اہانت کے لیے بھی ان کا استعمال رائج ہے اسی وجہ سے ان جیسے الفاظ کا استعمال نبی علیہ السلام کی شان اقدس میں حرام اور ناجائز [illegible] صحیح ہے اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ یہ الفاظ شتم کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں پھر بھی وہ استعمال کرے تو وہ شخص گستاخ وبے ادب رسول ﷺ سمجھا جائے
فقط واللہ ورسولہ اعلم

قادری ... اسبنڑ تحصیل ادینزئی ضلع دیر
(سرحد)

قاری عبدالمجید چشتی

جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ' گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی عبیدالرضا قادری' کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ......نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی سلام مسنون! آپ نے جناب پیر عبدالحمید صاحب کے نام مکتوب گرامی لکھا ہے' عرض یہ ہے کہ پیر صاحب گذشتہ دوسال ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں' اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

باقی آپ نے جس مسئلہ کے بارے میں پوچھا ہے' یہ تنانازک اوراہم مسئلہ ہے کہ علمائے امت کا بالا جماع اس پر اتفاق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں گستاخانہ بے ادبی اوراہانت آمیز الفاظ کہنا تو ایک طرف ایسا سوچنا بھی یہ کھلم کھلا منافقت کی نشانی ہے' جو شخص یہ الفاظ کہے یا دشنام طرازی کو جائز سمجھے بالاجماع کافراور ملحد زندیق اور مرتد ہے جو ایسے شخص کے بارے میں یہ سمجھے کہ یہ شخص مسلمان ہے تو وہ بھی کافر ہے اور منافق ہے اس بارے میں سورۃ الاحزاب کا مطالعہ فرمالیں اہل محفل کو سلام۔

فقط و السلام

قاری عبدالمجید چشتی

ناظم جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ

گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

فقط والسلام
قاری عبدالمجید چشتی
ناظم جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ
گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

عکس فتویٰ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے، حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔

اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی:
عبید الرضا قادری
کراچی

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مکرمی سلام مسنون! آپ نے جناب سید عبدالمجید صاحب مدظلہ کے نام مکتوب گرامی لکھا ہے
عرض ہے کہ سید صاحب [illegible]
بہرحال آپ نے جس مسئلہ کے بارے میں پوچھا ہے [illegible]
[illegible] کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے
میں [illegible]
[illegible]
کو جائز سمجھے [illegible] کافر [illegible]
[illegible] کے بارے میں یہ سمجھے کہ یہ شخص مسلمان ہے تو وہ بھی کافر ہے [illegible]
[illegible] کا مطالعہ فرمائیں [illegible]

فقط والسلام
قاری عبدالمجید [illegible]
ناظم جامعہ [illegible]
[illegible]

حضرت مولٰینا محمد سلطان نعیمی مدظلہ

مدرسہ غوثیہ حقانیہ……تھر پارکر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی　　عبیدالرضا قادری　　کراچی

جواب

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا بالاجماع کفر ہے' اور توہین کرنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے' جیسے (امام) قاضی عیاض مالکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لکھتے ہیں :

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر

(الشفاء جلد 2 صفحہ 195)

''ترجمہ: محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے' اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے' اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے' اور جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''……اس طرح امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں :

ما صرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا وغیرھم

(نسیم الریاض جلد 4 صفحہ 381)

''یعنی: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔'' **وقال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احد من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلماً**………(رسالہ گستاخ رسول کی سزا)

''یعنی: امام ابوسلیمان الخطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والے نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی ہو' میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں' جس نے اس کے قتل کرنے میں اختلاف کیا ہو۔''

علماء اہل سنت کا بالاجماع اتفاق ہے جو شخص رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی گستاخی کرتا ہے' وہ کافر اور واجب القتل ہے' اگر

آپ کو تفصیل مطلوب ہو تو اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے فتویٰ اور حضرت علامہ سید سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ کے فتویٰ اکھٹے 'انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ' والوں نے 'گستاخ رسول کی شرعی سزا' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے' اس کو دیکھ سکتے ہیں' اور شرح صحیح مسلم جلد 2 میں علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم عالیہ نے سیر حاصل بحث کی ہے' اس کے علاوہ رشید احمد گنگوہی اور ابن تیمیہ غیر مقلد نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد سلطان نعیمی ......معلم مدرسہ غوثیہ حقانی

ضلع تھرپارکر

محمد سلطان نعیمی

معلم مدرسہ غوثیہ حقانی

عکس فتویٰ

استفتاء

المستفتی

کراچی

مفتی محمد گل احمد خان مدظلہ

درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دارلعلوم والعمل ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

کیا فرماتے ہیں‘ علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......الجواب وھو الموافق للصواب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ حامداً و نصلیاً و مسلماً

منصب نبوت ورسالت آیات صریحہ بینہ سے واضح و متعین ہے‘ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لاَ تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ (البقرة : 104)

”ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو‘ اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر عنایت فرمائیں‘ اور پہلے سے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔“

شان نزول : جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام کو تبلیغ فرماتے تو جنہیں بات اچھی طرح سمجھ نہ آتی‘ وہ عرض کرتے راعنا کہ ہماری رعایت فرمائیں‘ یہودیوں کی زبان میں راعنا کا کلمہ سوء ادبی کیلئے استعمال ہوتا اس لئے وہ شرارت سے راعنا کہتے۔

ایک دن یہودیوں کی زبان سے یہ کلمہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن لیا‘ تو آپ نے یہودیوں کو فرمایا کہ اگر آج کے بعد میں نے تمہاری زبان سے یہ کلمہ سنا تو تمہاری گردن اڑا کے رکھ دوں گا‘ یہود نے کہا کہ مسلمان بھی یہی کہتے ہیں‘ جب حضرت سعد رنجیدہ خاطر ہو کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچے تو درج بالا آیت مبارکہ نازل ہوئی اور راعنا کہنے کی ممانعت کرتے ہوئے کہا گیا کہ آئندہ راعنا نہیں کہنا بلکہ انظرنا کہنا۔

نیز یہ بھی بتا دیا گیا کہ جب حضور علیہ السلام ارشاد فرمانے لگیں تو پہلے ہی سے بغور سن لیا کرو تا کہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے‘ مفسرین فرماتے ہیں کہ :

”اس آیت اور دیگر آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر اور کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے‘ اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا منع ہے۔“

نیز سورہ توبہ آیت 61 میں ہے :

وَالَّذِینَ یُؤذُونَ رَسُولَ اللّٰہِ لَھُم عَذَابٌ اَلِیمٌ

''جو رسول اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

نیز سورہ توبہ کی آیات نمبر 64' 65' 66 کی تفسیر میں ہے کہ :

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے' چاہے درحقیقت گستاخی ہو یا بطور ہنسی و مذاق۔''

نیز سورہ احزاب آیت 57 کی روشنی میں :

''اللہ اور اس کے رسول کو ستانے والا دنیا و آخرت میں ملعون ہے' اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

نیز سورہ حجرات آیت نمبر 2 کہ :

''ایمان والو! نبی کی آواز سے اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور آپ کے پاس چلا کر بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو' کہیں تمہارے اعمال تباہ نہ ہو جائیں' اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

آیات بالا کی روشنی میں سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کلمات ادب استعمال کرنا فرض' اور سوء ادبی کے کلمات استعمال کرنا خواہ ہنسی کے طور پر ہی کیوں نہ ہو' نا قابل معافی جرم اور کفر صریح' اور سوء ادبی والے کلمات استعمال کرنے والا گستاخ رسول اور واجب القتل ہے!۔

و اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد گل احمد خان عتیقی خادم التدریس

درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دار العلوم و العمل

ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

2004-6-21/2جمادی الاولیٰ 1425ھ

مفتی محمد گل احمد خان عتیقی خادم التدریس درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دار العلوم و العمل ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

مولانا مفتی محمد احمد یار مدظلہ

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی' اوکاڑہ پنجاب

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ

زید کا کہنا اہانت اور دشنام کے رائج الفاظ کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق جائز ہے' نہایت ہی قبیح اور مردود قول ہے' زید مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عظمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائل نہیں ہے۔ ایسے عقیدے والا اور اس کا مؤید دونوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ زید ان اہانت اور دشنام کے رائج الفاظ کو اپنے ماں باپ استاد کے متعلق استعمال کو جائز نہیں سمجھتا بلکہ بے ادبی اور گستاخی جانتا ہے' کیا یہ زید اپنے ماں باپ استاذ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاذ اللہ افضل جانتا ہے؟ ایسے شخص کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ تفصیلی جواب رسالہ میں دیکھ لیں۔

احمد یار غفرلہ...... خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

احمد یار غفرلہ
خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

(ساتھ ہی علامہ صاحب نے 'گستاخ رسول کی شرعی سزا' از: مولانا غلام علی اوکاڑوی ارسال کی ہے)

عکس فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین، اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں اُن کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرتے استعمال کرنا جائز ہے۔
ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب

سائل: مسرور خان
پرنسپل الرضا انگلش اسکول، لانڈھی نمبر 6، کراچی۔

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ زید کا کہنا اہانت اور دشنام کیلئے رائج الفاظ کا استعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جائز ہے نہایت ہی قبیح اور مردود قول ہے اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ~~منافی~~ [حق کا خیال نہیں] ہے۔ ایسے عقیدہ کا حامل اور اس کا مؤید دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ~~[illegible]~~۔ زید ان اہانت اور دشنام کے رائج الفاظ کو [دونوں] اپنے ماں باپ استاذ کے متعلق استعمال کو جائز نہیں سمجھتا بلکہ بے ادبی اور گستاخی جانتا ہے کیا یہ زید اپنے ماں باپ، استاذ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاذ اللہ افضل جانتا ہے تو ایسے شخص کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے
تفصیلی جواب رسالہ میں دیکھ لیں۔

محمد شاہد غفرلہ
خطیب جامع مسجد [illegible] منظری

مولانا مفتی ابوالطفیل قادری مدظلہ

ناظم اعلیٰ جامعہ جنیدیہ غفوریہ

جمرود روڈ پشاور پاکستان

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......نحمدہ ونصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

ہر وہ لفظ جس کا وضع کسی معنی کیلئے کیا گیا ہو استعمال کے وقت اس کا وہی معنی وہی مفہوم اور وہی ارادہ متکلم کا مقصود ہوتا ہے۔ لفظ دشنام اور اہانت کے معنی رکھنے والے الفاظ ظاہر ہے کہ بامعنی الفاظ ہیں اور نعوذ باللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت کو جواز کیا؟ صریحاً کفر ہے۔

اور جو جواز کے قائل' وہ گویا کہ کفر کی حقانیت کے قائل ہیں دشنام اور اہانت پر بندے کو ایذا پہنچتی ہے' قرآن فرماتا ہے

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

''وہ لوگ جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایذا اور تکلیف دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

(القرآن پارہ 10)

''کعب بن اشرف نے سب وشتم کی' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ اس نے رسول خدا کو ایذا دی' کون ہے جو اس کو قتل کرے' چنانچہ محمد مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ملعون کو قتل کیا۔''

(بخاری شریف راقم الحدیث 4037' ابو داؤد شریف: 2868' مسلم شریف: 1890)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' کہ ایک نابینا شخص نے اپنی ام ولد باندی کو قتل کیا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کر رہی تھی' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا' خبردار اس کا خون رائیگاں ہے۔''

(ابو داؤد سنن نسائی)

''عمیر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشرکہ بہن کو قتل کر ڈالا کیونکہ وہ سب وشتم کر رہی تھی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔'' (المعجم الکبیر رقم الحدیث 124)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ یہود یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کرتی تھی' ایک شخص نے اس کا

کام تمام کردیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا خون رائیگاں رائیگاں قرار دیدیا۔‘‘

(السنن الکبریٰ جلد 9 صفحہ 200)

اب فقہاء اور ائمہ حضرات

علامہ ابن المنذ ر نے کہا ہے کہ :

’’عام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالی دی اس کو قتل کرنا واجب ہے۔‘‘

(امام مالک رحمۃ اللہ علیہ‘ امام لیث رحمۃ اللہ علیہ‘ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے‘ اور آگے علامہ قرطبی رقمطراز ہیں کہ :

’’جو ذمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی‘ یا آپ کو تعریضاً کنایتاً برا کہے‘ یا آپ کی شان میں کمی کرے یا آپ کی ایسی صفت بیان کرے جو کفر ہو تو اس کو قتل کردیا جائے۔‘‘ (الجامع لاحکام القرآن جز 8 صفحہ 20‘ 21)

ابو الطفیل قادری ناظم اعلیٰ جامعہ جنیدیہ غفوریہ

بحکم علامہ محمد نور الحق القادری مدظلہ

16/06/2004

عکس فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں ان کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔

ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب

سائل: مسز خان

پرنسپل الرضا انگلش اسکول، لانڈھی نمبر ۵، کراچی۔

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد۔ عرف لفظ جس کا وضع کسی معنی کے لیے کیا گیا ہو اسی لحاظ سے وقت اس کا اس معنی میں [illegible]

اور اس پر ارادہ متکلم کا منحصر ہوتا ہے

مستعمل دشنام اور اہانت کے معنی رکھنے والے الفاظ کا حکم یہ ہے کہ یا بعض الفاظ ہیں اور نعوذ باللہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف اس کی نسبت کا جواز کیا؟ صریح کفر ہے اور جو جواز کے قائل وہ ہو یا کہ کفر کی حقانیت کے قائل

دشنام اور اہانت پر بندے کو ایذا پہنچتی ہے قرآن فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا اور تکلیف دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ القرآن پارہ ۱۰

کعب بن اشرف نے سب و شتم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے رسول خدا کو ایذا دی کون ہے جو

اس کو قتل کرے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس ملعون کو قتل کیا بخاری شریف رقم الحدیث ۳۰۳۲م

۱۸۹۰ مسلم شریف ۲۷۶۸ ابوداؤد شریف

مفتی ابوالمنصور نذیر احمد مدظلہ

دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ

منڈی سکھیکی حافظ آباد

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

الجواب بعون الملک الوھاب

برتقدیر صدق سائل مذکورہ صورت مسئلہ میں وہ شخص جو الفاظ دشنام کیلئے رائج ہیں وہ الفاظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کیلئے استعمال کرتا ہے' کفر ہے۔وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے'ایسا شخص مرتد ہے کافر ہے' کما ورد فی الشفاء قاضی ایاض بن موسیٰ بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ ۳۷۲

او شک فی شی ء من ذالک فھو مرتد

''جو شخص انبیاء کی تکذیب اور تنقید کرتا ہے وہ شخص مرتد ہے۔''

لہٰذا مذکورہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مرتد ہے اس کے ساتھ مسلمان میل ملاپ نہ کریں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اس سے مسلمان کنارہ کریں۔ و اللہ اعلم بالصواب

الراقم ابو المنصور نذیر احمد غفرلہ

خادم دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ

منڈی سکھیکی حافظ آباد

الراقم ابو المنصور نذیر احمد غفرلہٗ خادم دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ منڈی سکھیکی حافظ آباد

عکس فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ :

"جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا جائز ہے۔"

ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔

سائل مسز خان

پرنسپل "الرضا انگلش اسکول" لانڈھی نمبر 3. B

PRINCIPAL
AL-RAZA ENGLISH SCHOOL
Nursery, K.G., Primary & Secondary
1-B, [illegible], Karachi

الجواب بعون الملک الوھاب برتقدیر صدق سائل مذکورہ صورت مسئلہ میں وہ شخص جو الفاظ دشنام کیلئے رائج ہیں وہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کیلئے استعمال کرتا ہے کافر ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسا شخص مرتد ہے کافر ہے کما ورد فی الشفاء لقاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض ... "او شک فی شیء من ذلک فھو مرتد" جو شخص انبیاء کی تکذیب اور تنقیص کرتا ہے وہ شخص مرتد ہے لہٰذا مذکورہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا مرتد ہے اسکے ساتھ مسلمان میل ملاپ نہ کریں تا وقتیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ اس سے مسلمان کنارہ کریں واللہ اعلم بالصواب

الراقم : العبد الفقیر نذیر احمد غفرلہ خادم دارالعلوم چشتیہ نظامیہ غوثیہ فیض القشبندیہ ... حافظ آباد

مفتی محمد ایوب ہزاروی

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ' ہری پور ہزارہ

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل:مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول مکرم نبی محتشم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی تعظیم وتوقیر واجب ہے' اور جن کی محبت ایمان ہے' ان کی توہین کرنا گالی دینا یا آپ کی ذات وصفات میں یا قول فعل اور نسب میں طعن کرنا غرض یہ کہ کسی بے ادبی وگستاخی کے لفظ کو آپ کی طرف زبان تحریر سے منسوب کر نا آپ کو اذیت پہنچانا کفر ہے۔

ا......﴿فرمان خداوندی ہے :إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً......(پ: ۲۲)

''جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی طرح بھی دکھ پہنچایا وہ لعنتی اور جہنمی ہے۔''

اس آیت کے تحت حضرت قاضی ثنااللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

من اذیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن فی شخصہ او دینہ او نسبہ او صفۃ من صفاتہ او بوجہ من وجوہ الشین فیہ صراحۃً او کنایۃًاو تعریضاً او اشارۃً کفر لعنہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلہ عذاب جہنم قال ابن ھمام کل من البغض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقبلہ کان مرتدا فالساب بالطریق الاولیٰ و یقتل حدا فلا تقبل توبتہ فی اسقا القتل قالو ھٰذا مزھب اھل الکوفہ وما لک ونقل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا فرق بین ان یجی تائبا بنفسہ او شھدا علیہ بذالک......

(تفسیر مظھری)

''جو شخص آپ کی ذات دین نسب یا کسی صفت میں طعن کرے وہ کافر ہے' امام ابن ھمام فرماتے ہیں آپ سے بغض رکھنے والا مرتد ہے' جو آپ کو گالی دے وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہے۔''

۲......﴿فرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (پ : ۲)

یہود کے ہاں لفظ راعنا گالی تھا وہ یہ لفظ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے استعمال سے منع فرمایا :

وکان ھٰذا لفظ سبا قبیحا بلغة الیھود............ وللکٰفرین یعنی الیھود الذین سبوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مظھری پارہ : ۲)

۳......﴿فرمان خداوندی ہے : قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (پ : ۱۰)

اس آیت کریمہ میں اللہ اس کی آیات اور رسول کے ساتھ استہزاء کو کفر قرار دیا گیا۔ مولوی عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں : فقہاء نے یہ مسئلہ بھی مستنبط فرمایا ہے کہ کلمہ خواہ ارادہ سنجیدگی سے ادا کیا جائے، خواہ محض خوش طبعی کے طور پر ہو حکم شرعی کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں۔" (تفسیر ماجدی)

ہمارے فقہاء محدثین اور اسلاف کی گستاخ رسول سابی رسول کی تکفیر پر تصریحات موجود ہیں یہاں پر صرف تین آیات پر اکتفا کیا گیا ہے۔

الراقم محمد ایوب ہزاروی

مدرس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ھری پور ہزارہ

16/ جون 2004ء

الراقم محمد ایوب ہزاروی مدرس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ
۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ / 16 جون 2004ء

مفتی غلام یاسین صاحب مدظلہ

جامعہ حنفیہ اشرف المدارس' اوکاڑہ پنجاب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔ اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی عبیدالرضا قادری کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... الجواب اقول و باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

معلوم یہ ہوتا ہے کہ سائل خود بھی اس مسئلہ کا شرعی حکم جانتا ہے' نامعلوم کیوں ہم سے جواب کا طالب ہے۔

پھر یہ مسئلہ ایسا نہیں جو امت کے درمیان تفرقہ کا باعث ہو وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے آج سے سینکڑوں برس پہلے 'الصارم المسلول' نامی کتاب لکھ کر اس کا حکم یعنی شاتم رسول کا حکم واضح کر دیا' نہیں نہیں بلکہ اس سے بھی پہلے قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف کے اندر نہایت تفصیل سے مذکورہ بالا مسئلہ کی تشریح و توضیح فرمادی ہے' بلکہ اس کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے ان کی تائید فرمائی ہے۔

بے ادب و گستاخ رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس سزا کا حقدار ہے' وہ ایک مسلمان کیلئے مخفی اور پوشیدہ نہیں' صرف ایک حدیث پاک لکھ کر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال! قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یؤمن حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ) (مشکوۃ شریف ۱۲)

واللہ اعلم بالصواب

استکتبہ خادم العلم والعلماء

الحافظ غلام یاسین

مفتی دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس

اوکاڑہ ۲۲/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

عکس فتویٰ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔

اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی:

عبید الرضا قادری

کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب قول وباللہ التوفیق ھدایۃ الحق والصواب التحقیق مسلم بین اہل

گر رسالت محمدیہ کے منکر کا شرعی حکم جانتا ہے تمام امت مرحومہ کے علماء سے جلیل صحابہ طالب جمع

یہ مسئلہ ایسا نہیں جس پر امت سیدہ ماجدہ مختلف ہو یا غیر مقلد وہابیوں کے

پیشوا ابن تیمیہ نے آج سے سینکڑوں برس پہلے الصارم المسلول نامی کتاب لکھ کر

اس کا حکم یعنی شاتم رسول کا حکم واضح کر دیا نہیں نہیں بلکہ اس سے پہلے قاضی

عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شفا شریف کے اندر نہایت تفصیل سے مذکورہ بالا

مسئلہ کی شرح و توضیح فرما دی ہے بلکہ اس کی شرح میں ملا علی قاری

علیہ رحمۃ الباری نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔ بے ادب وگستاخ رسول نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس سزا کا حقدار ہے وہ ایک مسلمان کیلئے مخفی

اور پوشیدہ نہیں صرف ایک حدیث شریف لکھ کر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ

من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ (متفق علیہ) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲)

واللہ اعلم بالصواب

استکتبہ خادم العلم والعلماء
الامتقا غلام یاسین مفتی دار العلوم
جامعہ حنفیہ اشرف المدارس
۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ
انما شفاء العی السؤال
مفتی دار الافتاء
جامعہ حنفیہ دار العلوم اشرف المدارس

صاحبزادہ احمد عاصم سلیم

سجادہ نشین داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

درگاہ عالیہ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

لاھور پنجاب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی......عبیدالرضا قادری...........کراچی

الجواب

محترمی ومکرمی جناب عبیدالرضا صاحب........................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام بارگاہ الوہیت میں بندہ بوسیلہ سید المرسلین! نہایت باادب واحترام دعا گوہے' کہ اللہ رب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے درجات بلند فرمائے' آپ کو خطاؤں سے ہروقت محفوظ فرمائے' اور آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو بحکم شریعت سزا دلوانے میں ہر طرح کی مدد فرمائے۔

آپ کا خط ملا اور پڑھنے کے بعد انتہائی دکھ اور تکلیف ہوئی کہ کلمہ گو ایسے اشخاص جو بظاہر تو مسلمان ہیں' مگر باطن میں اپنی عارضی خواہشات کی تکمیل کیلئے اس حد تک زبان دراز ہوجاتے ہیں کہ باطل سے خیرات لینے کی خاطر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی برا بھلا کہتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

محترم! آپ نے اس مسئلہ کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ(نعوذ باللہ)''اہانت ودشنام والے الفاظ آقا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا بے کراہت جائز ہیں۔''اس کے متعلق شریعت مطہرہ کیا حکم فرماتی ہے۔اس کے متعلق سب سے پہلے بندہ قرآن مجید کی آیات کو بحوالہ حکم الٰہی تحریر کرتا ہے' جن میں اللہ رب العزت حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام کا کس طرح ذکر فرمارہا ہے اور بے ادب وگستاخ کو کس طرح کی وعید فرمارہا ہے اور باادب لوگوں کیلئے فلاح ونجات کی خوشخبری دے رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(پارہ نمبر 1 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 104)

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وِيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُواْ مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(پارہ نمبر 10سورۃ التوبہ آیت نمبر 61)

''اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کیلئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہے اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ☆لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُواْ مُجْرِمِينَ☆

(پارہ نمبر 10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 65، 66)

''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔''

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً

(پارہ نمبر 22سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 57)

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا اور آخرت میں، اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (پارہ نمبر 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 2)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (سورہ الفتح آیت نمبر 9)

''تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔''

فَالَّذِیْنَ آمَنُواْ بِہِ وَعَزَّرُوہُ وَنَصَرُوہُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِیَ أُنزِلَ مَعَہُ أُوْلَـئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُونَ

(پارہ نمبر 9سورۃ الاعراف آیت نمبر 157)

''پس وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور (قرآن مجید) کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔''

لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاء بَعْضِکُم بَعْضاً

(پارہ نمبر 18 سورۃ النور آیت نمبر 63)

''تم رسول کے بلانے کو ایسے ہرگز نہ سمجھنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔''

وَإِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُولُ اللَّہِ لَوَّوْا رُؤُوسَہُمْ وَرَأَیْتَہُمْ یَصُدُّونَ وَہُم مُّسْتَکْبِرُونَ☆ سَوَاء عَلَیْہِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَہُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ لَن یَغْفِرَ اللَّہُ لَہُمْ إِنَّ اللَّہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ

(پارہ 28 سورۃ المنٰفقون آیت نمبر 5'6)

''اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ان پر ایک سا ہے' تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو' اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا' بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔''

انہی آیات پر اکتفا کرتا ہوں' اور اب ان میں جو احکام الٰہی ہیں ان کی مختصراً وضاحت تحریر کرتا ہوں۔

سورہ فتح آیت نمبر ۹......لِتُؤْمِنُوا بِاللَّہِ وَرَسُولِہِ ﴿

میں اللہ رب العزت نے حکم فرمایا کہ تم مجھ رب کائنات پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم و توقیر کرو۔ اس حکم سے معلوم ہوا کہ ایمان کی شرط اولین ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہا درجہ کی تعظیم و توقیر کی جائے' یہاں اس بات کی وضاحت زیر بحث مسئلہ کے جواب میں آسانی پیدا کرے گی کہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے عظموہ کے الفاظ بیان نہیں کیے بلکہ تعزروہ کا لفظ استعمال فرمایا' اس میں خاص حکمت مضمر ہے' کہ یہ بات ملحوظ خاطر رہے ہمیں کسی کی تعظیم میں مبالغہ کی اجازت نہیں ہے' والدین اور مرشد کی تعظیم بجالانا واجب ہے' لیکن اس میں غلو کا حکم نہیں مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اس وقت تک تعظیم متصور ہی نہیں ہوتی' جب تک اس میں مبالغہ نہ ہو بایں سبب قرآن مجید میں تعظیم کی بجائے تعزیر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مفسرین نے تعزروہ کا معنی بیان کیا ہے کہ :

تبالغوا فی تعظیم علیہ الصلوٰۃ و السلام

یعنی اے امت مسلمہ کے افراد تم آقائے دوجہاں کی اس قدر تعظیم وتکریم اور توقیر بجالاؤ کہ وہ مبالغہ کی حد تک بلکہ یہاں تک کہ اس میں کوئی حد باقی نہ رہے، درحقیقت یہی اصل ایمان ہے۔

فقط یہ فرق قائم رہے کہ اللہ عزوجل معبود ہے اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبدورسول ہیں، آپ مخلوق اور وہ خالق ہے، اگر اس مقام پر عظموہ کہا جاتا تو پھر محض تعظیم بجالانا مراد ہوتا، جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

وَمَن یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ...... (سورة الحج آیت نمبر 32)

''جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

ابتداءً درج کی گئی سورۃ الاعراف نمبر 157 فَالَّذِیْنَ آمَنُوا بِهِ ......﴾

میں اللہ پاک فرمارہا ہے کہ ایمان کے بعد عَزَّرُوهُ پھر نَصَرُوهُ پھر وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِیَ أُنزِلَ مَعَهُ یعنی جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں وہ سب سے پہلے آپ کی تعظیم کریں پھر ان کی ہر طرح مدد کریں پھر قرآن مجید کی اتباع کریں، گویا اللہ رب العزت نے واضح کردیا ہے، کہ ایمان والو! تم ہرگز قرآن کی اتباع نہ کرسکو گے جب تک میرے رسول کی تعظیم بے حدوحساب نہ کروگے، اور اپنی اولاد ومال حتیٰ کہ جان سے ان کی مدد نہیں کروگے، (یعنی ہر حال اور ہر طریقہ سے مدد) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ونصرت اصل ایمان اور بنیاد اتباع قرآن ہے۔ اس آیت کے آخری حصے میں رب تعالیٰ فرمارہا ہے کہ اسی طرح عمل کرنے والے ہی کامل ایمان والے فلاح پانے والے اور مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

ابن تیمیہ نے اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

لانا نسفک الدمائو نبذل الاموال فی تعزیر الرسول وتوقیرہ ورفع ذکرہ و اظہار شرفہ وعلو قدرہ

(الصارم المسلول 207)

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑائی بیان کرتے ہیں، اور آپ کی تعظیم وتکریم اور آپ کے ذکر کو بلند کرنے اور آپ کی بزرگی وعظمت کو ظاہر کرنے اور آپ کی علوقدر ومنزلت میں اپنے خون بہاتے ہیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔''

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 2 یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا ......﴾

کے مطالعہ سے ہمیں ادب واحترام رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہایت واضح صورت میسر آتی ہے کہ اللہ رب العزت فرمارہا ہے کہ خبردار ہرگز ہرگز اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک سے بلند نہ کرنا اور قابل غور درایں مسئلہ کہ اپنی بات کو چلا کر نبی سے نہ کہنا ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں گے، اور اللہ پاک اعمال کے ضائع ہونے کی خبر بھی نہ ہونے دے گا۔

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 104 یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا ......﴾

میں ارشاد باری تعالیٰ واضح ثبوت فراہم کررہا ہے کہ کوئی ایسا لفظ جس سے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی وبےادبی کا شائبہ متکلم یا سامع کے ذہن میں پیدا ہو‘اس کا استعمال بھی حرام ہے۔اس میں کہا گیا کہ راعنا کہہ کر توجہ نہ مانگا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو۔راعنا کو استعمال کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا اس کی تفسیر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو جب مجلس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو وہ کہتے راعنا یعنی ہماری رعایت فرمائیں مگر یہودی جو زبان مروڑ کر راعنا کہتے دراصل وہ عبرانی زبان کا لفظ راعینا کہتے جس کا مطلب ہے اے ہمارے چرواہے‘قربان جایئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان محبوبیت پر کہ اللہ تعالیٰ کو ذرا سی بھی گستاخی وبےادبی اپنے محبوب کیلئے گوارا نہیں‘اس پر آیت نازل فرما کر تمام موہم الفاظ پر بھی ہمیشہ کیلئے حکماً بندش لگادی۔

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 61 ﴿وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ......﴾

میں اللہ رب العزت منافقین کے متعلق بیان فرمارہا ہے‘کہ جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف وایذاء دیتے تھے‘اس آیت کا شان نزول اس طرح ہے کہ منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ اور ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا‘جلاس بن سوید منافق نے کہا کہ ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں‘اس پر اللہ پاک نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

اس قرآنی استدلال سے اس امر کا ثبوت مل گیا کہ حضور نبی اکرم عالی مرتبت ومقام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے گستاخانہ الفاظ یا ناشائستہ بات کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔

سورۃ التوبہ ہی کی آیت نمبر 65 ﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ ......﴾

میں اللہ رب العزت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمارہا ہے کہ اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل کرتے تھے‘تم فرماؤ اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہنستے ہو۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے‘کتنا بعید خیال ہے ایک نفر تو بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا‘حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا‘ہم تو راستہ کاٹنے کیلئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کررہے تھے‘ان پر یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ پاک نے ساتھ ہی حکم فرمادیا‘کہ سورۃ التوبہ آیت نمبر 66 لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم ......الخ ‘میں اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو ان نعف عن طائفة منكم کہہ کر توبہ اور معافی کا اشارہ کیا جو زبان سے گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوئے‘مگر

چونکہ وہ صرف ہنستے تھے لہٰذا انہوں نے ان آیات کے نزول کے بعد فوراً سچے دل سے توبہ کی جس پر اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، مگر لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فرما کر گستا خان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی بھی عذر کو قبول نہ کرنے کی سند وثبوت فراہم کردیا، اور واضح کردیا کہ گستاخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ہے۔

سورۃ التوبہ ہی کی آیت نمبر 73 میں اللہ پاک فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ

''اے غیب کی خبریں دینے والے جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔''

درج بالا قرآنی آیات سے ثابت ہوگیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اہانت ودشنام والے الفاظ حضور کو ایذا دینا ہے، حضور کو ایذا دینا اور گستاخی کرنا کفر ہے۔

اب میں عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گستاخان رسول کی سزا کے متعلق احادیث بیان کرتا ہوں :

کعب بن اشرف یہودی کا قتل

کعب بن اشرف یہودیوں کے قبیلہ بنو قریظہ سے تھا، یہ شخص اپنے قبیلہ کا سردار تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے متعلق اہانت آمیز اشعار کہتا اور ہجو وہرزہ سرائی بھی کرتا تھا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذات خود اس کے قتل کا حکم صادر کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی جلد 2 صفحہ نمبر 576) پر رقم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله من الكعب ابن الاشرف فانه قد ازمى الله ورسوله

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیوں کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔

يا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم

''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ فرمایا، ہاں۔''

ابو رافع یہودی کا قتل

اس کا پورا نام ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق تھا، بڑا مالدار و تونگر تھا، مسلمانوں کے خلاف اس نے قبیلہ غطفان کی مالی امداد کی تھی، یہ نہ صرف شان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گستاخی واہانت کا ارتکاب کرتا، بلکہ اہل ایمان کو ایذا بھی پہنچاتا تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی فساد انگیزی میں زیادتی کی بنا پر چند لوگوں کو اس پر مامور کیا جنہوں نے

اسے قتل کر دیا' حدیث یوں ہے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی جلد 2 صفحہ 577)

بعث رسول اللہ الیٰ ابی رافع الیھودی رجالا من الانصار و امر علیھم عبداللہ بن عتیک وکان ابو رافع یوذی رسول اللہ ویعین علیہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی کی طرف انصار کے چند آدمی بھیجے عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر مقرر کیا' ابورافع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچایا کرتا تھا' اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کافروں کی مدد کیا کرتا تھا۔

ام ولد کو گستاخی رسول پر سزائے موت

ایک نابینا صحابی ام ولد تھی' جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے ادبی و گستاخی اور اہانت و تنقیص کا رتکاب کرتی' ہجو ہرزہ سرائی بھی کرتی کیا کرتی تھی' نابینا اس لونڈی کے آقا و مولیٰ ہونے کے ناطے اسے گستاخی و بے ادبی سے منع کرتے' ڈانٹتے جھڑکتے لیکن وہ اس خباثت سے باز نہ آتی' بلکہ ہٹ دھرمی' اور ضدی پن کا مظاہرہ کرتی تھی' کسی بھی صورت گستاخی کی روش ترک کرنے پر آمادہ نہ تھی' حسب معمول اس نے ایک شب شان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی و گستاخی' تنقیص و توہین کا آغاز کیا اور برا بھلا بھی کہا' صحابی رسول کی غیرت گستاخی برداشت نہ کر سکی چھرا اٹھایا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا' یوں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کا قصہ ہی تمام کر دیا' جب صبح ہوئی تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کے قتل کا ذکر ہوا' آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحدود صفحہ 281)

انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الاقام فقام الاعمیٰ یتغطی الناس ھو یتزلزل حتیٰ قعد بین ید النبی فقال یا رسول اللہ ان صاحبھا کانت تشتمک وتقع فیک فانھاھا فلا تنتھی وازجرھا فلا تنزجر ولی منھا ابنان مثل اللولوتین وکانت بی رفقیہ فلما کان البارحۃ جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعۃ فی بطنھا واتکات علیھا حتیٰ قتلتھا فقال النبی الا اشھدوا ان دمھاھدر

''جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے وہ کھڑا ہو جائے' یہ سن کر وہی نابینا صحابی کھڑا ہوا لوگوں کو پھاندتا اور لرزتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس لونڈی کا قاتل ہوں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو برا بھلا کہتی تھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی میں اسے منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آئی جھڑکتا تھا پھر بھی نہ مانی اس کے پیٹ سے موتیوں جیسے دو

میرے بیٹے ہیں وہ میری رفیقۂ حیات تھی گزشتہ رات وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی اور ہجو کرنے لگی تو میں نے چھرا اس کے پیٹ پر رکھا زور سے دبا یا یہاں تک کہ وہ مرگئی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا گواہ ہو جاؤ اس کا خوں رائیگاں گیا۔" (یعنی اس کے قاتل سے قصاص و دیت کچھ بھی نہ لیا جائے)۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ 308 پر حدیث مبارکہ ہے کہ :

عن علی ان یھودیہ کانت تشتم النبی و تقع فیہ وخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ دمھا

"حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی و گستاخی اور ہجو اور طعن کرتی تھی، بنابریں ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مرگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

من سب نبیاء فاقتلو ہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ

(الشفاء جلد2 صفحہ 948)

"جو شخص کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔"

درج بالا تمام احادیث کے الفاظ صراحتًا اس امر پر دلالت کر رہے ہیں کہ اہانت و گستاخی انبیاء کرام علیھم السلام میں سے کسی کی بھی شان اقدس میں کی گئی تو اس کے مرتکب کو بغیر کوئی موقع دیئے اور توبہ قبول کیے قتل کر دیا جائے گا، یہ سزائے قتل اس پر بطور حد واجب ہے۔

محترم! قرآن واحادیث کا اس مسئلہ کی رو سے مطالعہ کرنے سے بہت سی آیات اور احادیث بطور دلیل پیش کرنا چاہتا ہوں مگر چونکہ درج بالا تحریر میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث ان احکامات کی عملی صورت مکمل ثبوت فراہم کر رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم بے حد اور توقیر وتکریم کی جائے اور گستاخی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز قبول نہ کیا جائے بلکہ گستاخی کے مرتکب کو حداً قتل کیا جائے اور اس قتل کی کوئی سزا نہ ہوگی نہ قصاص و نہ دیت۔

اس فتنہ کے دور میں آپ ثبوت وشواہد اور گواہ اکھٹے کر کے اس کے خلاف پرچہ درج کروائیں اور اس کو قرار واقعی سزا قرآن وسنت کی روشنی میں دلوائیں بندہ ناچیز نے حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی نسبتی اولا د ہونے کی وجہ سے تحقیقی جواب تحریر کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ یہ مسئلہ مفتی حضرات کے فیصلوں کی روشنی میں ہی فائنل کیا جائے تا کہ کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے پائے۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دست بستہ التجا ہے کہ ہمیں شر نفس شر شیطان اور شر جن وانسان سے محفوظ فرمائے اور آقا صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہر حال میں ہمیں ایمان و سلامتی عطا فرمائے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حفاظت ناموس کی خاطر جام شہادت اور مقام شہادت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

والسلام

احقر العباد

صاحبزادہ احمد عاصم سلیم

سجادہ نشین: درگاہ عالیہ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

صدر: تنظیم اصلاح احوال نوجوانان خانوادہ حضرت شیخ ہندی رحمتہ اللہ علیہ

جنرل سیکرٹری: ہجویری فائونڈیشن لاہور

منتظم اعلیٰ: فیض عالم نعت کونسل لاہور

نوٹ: فتاویٰ وصولیابی کے بعد شامل رسالہ کئے گئے۔

اللہ جل مجدہ اس رسالہ مجموعہ قبالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے ہر بیدینی اور گمراہی سے بچائے، نیک و مومن صالح بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیم وَ تُب عَلَینَا اِنَّکَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ وَ صَلیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِهٖ وَ نُورِ عَرشِهٖ وَزِینَةِ فَرشِهٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَبَارِکَ وَسَلِّم

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوھاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

جمعرات جامع البرکات

12جمادی الاول 1425ھ مطابق یکم جولائی 2004ء

کیسا ہے قانون مول آنہ؟

یہ گستاخوں کا تم سے پوچھتا ہے خون مول آنہ
یہ کیسی ہے شریعت کیسا ہے قانون مول آنہ
نیت میں ہو جو گستاخی تو گر حد پھر کریں جاری
تو گستاخوں پہ فتووں کا ہے کیا مضمون مول آنہ
نیت کا علم تو ہے غیب سو معذور ٹھہریں گے
یہ ہیں مفتی زمانے کے نہیں مجنون مول آنہ
تمہاری اس روش سے سنیت کا خون ہوتا ہے
جو ہے ایمان پر ثابت نہیں محزون مول آنہ
ارے جب کہہ دیا کہ زہر ہے تو چکھنا کیا معنی
بھلے کوئی خمیرہ ہو یا ہو معجون مول آنہ

نیت تو مثل مردہ ہے کسی کو کیا خبر اس کی
کہ اس مٹی کے اندر کون ہے مدفون مول آنہ
تجھے شوق ہلاکت ہے تو پھر اچھا تیری مرضی
مگر دوزخ ہے تیرے واسطے اک "ن" مول آنہ
یہ فتوے بیچ مت تاجر اگر شوق تجارت ہے
تو ہاں اک کھول لے کریانہ و پرچون مول آنہ
جسے تعظیم کا ہو پاس کب منہ کھول کر بولے
کرے گا کیا ادب جو ہو بہت باتون مول آنہ
نیت ہو یا نہ ہو گالی تو پھر گالی ہی رہتی ہے
جو گالی کو کہے جائز وہ ہے معطون مول آنہ
بہت کچھ کہہ لیا اس نون کے پیرائے میں جامؔی
مگر اک قافیہ تو اور لو خاتون مول آنہ

از نتیجۂ فکر: محمد جوادرضاخاں جامؔی